هدیۃ المصلین

المعروف

فضائل نماز

تالیف

ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان

ترجمہ وتحقیق

ابو احمد وقاص زبیر

نظر ثانی

حافظ ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

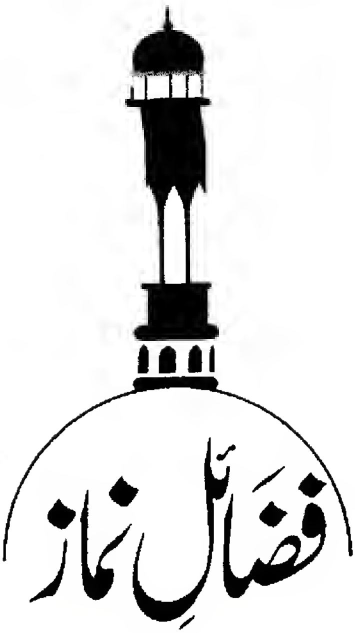
☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

www.KitaboSunnat.com



بسم الله الرحمن الرحيم

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق
وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○

هدية المصلين

المعروف

فضائلِ نماز

تالیف

ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان

ترجمہ و تحقیق

ابو احمد وقاص زبیر

نظرِ ثانی

حافظ ندیم ظہیر

MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ

کتاب

هدية المصلين

المعروف

فضائلِ نماز

تالیف

ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------------- 2015ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

حرف اول

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی رسوله الأمین، أما بعد:

نماز دین اسلام کا بنیادی رکن ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَومِ رَمَضَانَ» ①

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ روز قیامت سب سے پہلے نماز ہی سے متعلق سوال ہوگا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ» ②

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔''

مسلمانوں اور کافروں کے درمیان امتیاز نماز ہی ہے کہ مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور کافر نماز نہیں پڑھتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ»

''بندے اور کفر کے درمیان فرق محض نماز کا چھوڑ دینا ہے۔''

① صحيح البخاري:٨/ صحيح مسلم:١٦۔ ② سنن ابن ماجه:١٤٢٦، وهو صحيح۔

نیز آپ نے فرمایا:

«اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا كَفَرَ» ①

''ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نماز (ہی) کا ہے، لہٰذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے بلکہ اس پر شدید وعید بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَلَا تَتْرُكُوا الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدِيْنَ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ» ②

''جان بوجھ کر (کبھی) نماز نہ چھوڑو، کیونکہ جو کوئی جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نماز ترک کرنے کو کفر سے تعبیر کرتے تھے، جیسا کہ عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کا بیان ہے:

''كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ'' ③

''محمد ﷺ کے صحابہ نماز کے علاوہ کسی اور کام کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔''

شریعتِ اسلامیہ میں تو نماز کے سلسلے میں کسی قسم کی سستی بھی روا نہیں ہے۔ کتاب وسنت میں ایسے متساہلین کو شدید تنبیہ فرمائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ ④

''ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

① سنن الترمذي: ٢٦٢١، سنن ابن ماجه: ١٠٧٩، سنن النسائي: ٤٦٤؛ وسنده صحيح۔ ② تعظيم قدر الصلاة للمروزي: ٩٢٠ وسنده حسن۔

③ سنن الترمذي: ٢٦٢٢؛ وسنده صحيح۔ ④ ١٠٧/ الماعون: ٤-٥

نیز ارشاد ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴾ ①

"پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے، عنقریب یہ گمراہی (کے نتیجے) کو پالیں گے، مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عملِ صالح کیے، پس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کچھ بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔"

زیر نظر کتاب "إتحاف المصلین بتتبع الفضائل والأجور من حین الاستعداد للصلاة إلى الفراغ منها" بھی اسی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے جس میں وضو، اذان، تکبیر تحریمہ، نماز کے لیے آنا اور جانا، باجماعت نماز، جمعہ اور عیدین وغیرہ کی اہمیت وفضیلت پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ فضیلۃ الشیخ ابوعبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان حفظہ اللہ نے بڑے احسن پیرائے میں کتاب کو مرتب کیا ہے اور ہمارے تلمیذ رشید محترم ابواحمد وقاص زبیر حفظہ اللہ نے "فضائل نماز" کے نام سے آسان فہم وسلیس ترجمہ اور بہترین تحقیق کی ہے۔ جزاهما الله خیرًا

کمپوزنگ محمد ذیشان مشتاق کی محنت کا نتیجہ ہے اور خوبصورت ڈیزائنگ ودلکش ٹائٹل محترم عبدالواسع صاحب کی مہارت نامہ کا ثبوت ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کا ذکر نہ ہو جنھوں نے بڑی محنت اور شوق سے کتاب کو شائع کیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہماری ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

حافظ ندیم ظہیر
مدیر ماہنامہ اشاعۃ الحدیث حضرو
۲/ رمضان ۱۴۳۶ھ

① ۱۹/ مریم: ۵۹۔۶۰

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْأَمِيْنِ ﷺ أَمَّا بَعْدُ:

عبادت ان تمام ظاہری و باطنی اقوال وافعال کا نام ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ان میں رضائے الٰہی مقصود ہو، لہٰذا اگر یوں کہا جائے کہ پورے کا پورا دین عبادت کے مفہوم میں داخل ہے تو بالکل بجا ہے۔[1] چنانچہ ہر معبود باطل سے کٹ کر اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور صدق دل سے اس کی ربوبیت والوہیت کو مان لینے کے بعد مومنوں پر نماز سے بڑی کوئی عبادت فرض نہیں کی گئی[2] یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر ایمان کے ساتھ نماز کو جمع کیا ہے، چند مقامات ملاحظہ فرمائیں:

1. ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾[3]
"وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔"

2. ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾
"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔"

3. ﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

[1] العبودية لابن تيمية: 23- 31؛ تحقيق الشيخ على الحلبي، مجموع الفتاوى: 1/1491، 152 [2] تعظيم قدر الصلاة للمروزى: 1/85۔ [3] البقرة: 3۔

أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾①

''لیکن ان میں سے وہ لوگ جو علم میں پختہ ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اور خاص طور پر نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں یہی ہیں وہ جنہیں ہم عنقریب عظیم اجر عطا کریں گے۔''

عربی سے تعلق رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ ''والمقیمین الصلوۃ'' سے قبل اور بعد میں تمام صفات مرفوع ہیں لیکن یہ منصوب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے مومنوں کی خاص صفت اور بطور مدح منصوب رکھا گیا ہے، جیسا کہ سورۂ بقرہ: (۱۷۷) میں صبر کو مومنوں کی خاص صفت قرار دیا گیا ہے۔②

④ ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾③

''حقیقی مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو انہیں ایمان میں زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔ وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں، یہی لوگ سچے مومن ہیں، انہیں کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجات، بڑی مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔''

① النساء: 162۔ ② تفسیر القرطبی: 6/ 13؛ تفسیر ابن کثیر: 426/2؛ معانی القرآن وإعرابه للزجاج: 2/ ١٠٦، دار الحدیث القاهره، إعراب القرآن للنحاس، ص:261؛ دار المعرفة۔ ③ الانفال: 4/2۔

5 ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴾①

''اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

الغرض قرآن کریم میں ایک سے زائد مقامات ایسے ہیں جن میں نماز کو ایمان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا، نیز دیکھئے: البقرۃ: ۱۷۷، النساء: ۱۔۳؛ المائدۃ: ۱۲۔۵۵، التوبۃ: ۱۸۔ ۷۱؛ یونس:۸۷؛ إبراھیم:۱۳؛ النمل: ۱۔۳ المؤمنون:۱۔۱۱؛ المنفقون:۹؛ وغیر ذلک۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک مقام پر نماز کو ایمان قرار دیا ہے، چنانچہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تحویل قبلہ سے قبل بہت سے لوگ پہلے قبلہ کی طرف (نماز پڑھنے کے دنوں میں) قتل ہو کر فوت ہو چکے تھے۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ ان کے بارے میں کیا کہیں تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ﴾②

''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے۔''③

اس آیت کی وضاحت میں ائمہ محدثین نے نماز کو ایمان ہی میں سے قرار دیا ہے۔

امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فَجَعَلَ صَلَاتَهُمْ إِيْمَانًا، فَالصَّلَاةُ مِنَ الإِيْمَانِ''

اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز کو ایمان قرار دیا، لہٰذا نماز ایمان میں سے ہے۔④

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا:

''بَابُ الصَّلَاةِ مِنَ الإِيْمَانِ''

نماز ایمان میں سے ہے۔⑤

① الأنعام: 92۔ ② البقرۃ: 143۔ ③ صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب الصلاۃ من الإیمان: 40۔ ④ السنۃ للخلال: ۱۰۳٤، وسندہ صحیح۔
⑤ صحیح البخاری، قبل حدیث: ٤۰۔

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَسَمَّاهَا اللّٰهُ إِيْمَانًا، وَإِسْلَامًا، وَدِيْنًا"

اللہ تعالیٰ نے نماز کا نام ایمان، اسلام اور دین رکھا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَأَجْمَعُ الْمُفَسِّرُونَ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَبِهِ صَلَاتَكُمْ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَثَبَتَ أَنَّ الصَّلَاةَ إِيْمَانٌ، وَإِذَاثَبَتَ ذٰلِكَ فَكُلُّ طَاعَةٍ إِيْمَانٌ." ①

"اور مفسرین کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد بیت المقدس کی طرف (پڑھی ہوئی) تمہاری نماز ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ نماز ایمان ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا تو ہر (عمل میں) اطاعت ایمان ہے۔

امام ابوالقاسم الآجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِنَّ الصَّلَاةَ مِنَ الإِيْمَانِ، وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ فَلَا إِيْمَانَ لَهُ وَلَا إِسْلَامَ" ②

"بے شک نماز ایمان میں سے ہے اور جو نماز نہ پڑھے تو اس کا نہ ایمان ہے اور نہ اسلام۔"

بارہا دفعہ اللہ رب العزت کا نماز اور ایمان کو ایک جگہ جمع کرنا حتی کہ نماز کو ایمان قرار دینے کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بندہ جب ایمان لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود برحق اور الٰہ تسلیم کرتا ہے، اس لیے اب اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت و بندگی فرض اور لازم آتی ہے اور عبادت کا سب سے عظیم اور اعلیٰ مظہر نماز ہے۔ اگر بندہ شہادتین کا زبان سے اقرار کر لینے کے بعد نماز ادا نہ کرے تو اس کے ایمان اور شہادتین کا کیا اعتبار......؟؟

① شعب الإيمان: 1/101؛ مزید دیکھیے: کتاب المنهاج في شعب الإيمان للحليمي: 1/ 37۔ ② الشريعة للآجرى: ٢/ ٦٥٤۔ نیز دیکھیے: (سنن أبی داود، قبل حدیث: ٤٦٨؛ صحیح ابن حبان، قبل حدیث: ١٧١٧)

سابقہ امم اور انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم نماز

سابقہ بحث سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک نماز کی قدر ومنزلت کا پتا چلتا ہے اور اس سے اس کی رفعت وعظمت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امم اور انبیا اکرام علیہم السلام کو بھی نماز کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ﴾ ①

''اور انہیں یہی حکم دیا گیا کہ اس کے لیے بندگی کو خالص کرتے ہوئے اللہ ہی کی عبادت کریں یک سو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی مضبوط ملت کا دین ہے۔''

اس آیت میں دین کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے کہ پچھلی امتیں ہوں یا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لیے یہی حکم ہے کہ اخلاص اور یکسوئی سے اللہ کی عبادت کریں اور نماز اور زکوۃ کو پابندی سے ادا کریں، یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے۔

معلوم ہوا کہ نماز کا حکم پچھلی امتوں کو بھی تھا، اسی طرح اللہ احکم الحاکمین نے انبیاء ورسل کو بھی نماز کا خاص حکم دیا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کو حکم نماز

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ○ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾ ②

''اور میں نے آپ کو چن لیا ہے، پس آپ کو جو وحی کی جاتی ہے غور سے سنیے، بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، سو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز کو قائم کرو۔''

① البینة: ٥۔ ② طه: ٥۔

عیسیٰ علیہ السلام کو حکم نماز

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴾①

''اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی ہوں مجھے برکت والا بنایا ہے، اور میں جب تک زندہ رہوں اس نے مجھے نماز اور زکوۃ کی وصیت کی ہے۔''

اس آیت میں بھی عیسیٰ علیہ السلام نے جو سب سے پہلی بات کی اس میں نماز کو مرتے دم تک ادا کرنے کی وصیت کا ذکر ہے، اسی طرح کا حکم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ﴾

''اور اپنے رب کی عبادت کر حتی کہ آپ کے پاس یقین (موت کا وقت) آجائے۔''

ابراہیم علیہ السلام کو نمازیوں کے لیے بیت اللہ صاف رکھنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْقَآىِٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾②

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کے مقام کی نشاندہی کی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک کر۔''

① مریم: ۳۰۔ ۳۱۔ ② الحج: ۲۶۔ تفسیر الطبری: ۸/ ۱۷۶۔ وسندہ حسن۔ ط۔ دار الحدیث القاهرة۔

امام قتادہ رحمہ اللہ "القائمین" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "القَائِمُونَ الْمُصَلُّونَ" یعنی قیام کرنے والوں سے مراد "نماز قائم کرنے والے" ہیں۔

اسحاق اور یعقوب علیہما السلام کو حکمِ نماز

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ یَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ۝ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ﴾①

"اور ہم نے اسے (ابراہیم) کو اسحاق عطا کیے اور زائد عطیہ کے طور پر یعقوب عطا کیے اور ان سب کو ہم نے نیک بنایا اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا کہ وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیکیوں کے کام کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی اور وہ صرف ہماری عبادت کرنے والے تھے۔"

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حکمِ نماز

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا﴾②

"اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور (خود بھی) اس پر خوب پابند رہیں۔"

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا﴾③

"آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کا رب! آپ اسی کی عبادت کریں اور اس کی عبادت پر خوب پابند رہیں، کیا آپ اس کا

① الأنبياء: ٧٢۔٧٣۔ ② طه: ١٣٢۔ ③ مريم: ٦٥۔

کوئی ہم نام جانتے ہیں؟''

یہ ان بعض مقامات کا تذکرہ ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز کا حکم دیا اور اس پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی، اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اپنے گھر والوں اور اپنی قوم کو نماز کا حکم دیا اور اپنے رب سے اس پر ثابت قدم رہنے کی دعائیں والتجائیں کیں۔

اسماعیل علیہ السلام کا اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾①

''اور وہ (اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نماز

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

((فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)) ②

''یعنی اگر وہ عقیدہ توحید ورسالت پر ایمان لے آئیں تو انہیں حکم دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔''

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب کوئی مسلمان ہوتا تو اسے سب سے پہلے نماز ہی سکھاتے تھے، چنانچہ سیدنا طارق بن اشیم الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ كَانَ أَوَّلَ مَا يُعَلِّمُنَا الصَّلَاةَ، أَوْ قَالَ: عَلَّمَهُ الصَّلَاةَ.'' ③

① مریم: ۵۵۔ ② صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ: ۱۳۹۵؛ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدعاء إلی الشهادتین وشرائع الإسلام: ۱۹ (۱۲۱) ③ إسناده صحیح، مسند البزار: ۷/ ۱۹۷؛ واللفظ له، المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/ ۳۸، ح: ۸۱۸۶۔

جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے ہمیں نماز سکھاتے تھے۔ یا فرمایا: اسے نماز سکھاتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) ①

''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کو پہنچ جائیں اور اس کے (ترک) پر انہیں مارو جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں اور ان کے بستر جدا جدا کر دو۔''

ابراہیم علیہ السلام اور نماز پر ثابت قدم رہنے کی دعائیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿رَبَّنَآ إِنِّيٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ﴾②

''اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد کو اس وادی میں جو کھیتی والی نہیں، تیرے حرمت والے گھر کے پاس لا بسایا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔''

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بیت اللہ کے پاس اس لیے چھوڑا کہ وہ نمازی بن جائیں، اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو گھر اس جگہ بنانا چاہیے جہاں مسجد قریب ہو تفسیر طبری:٧/ ١٤؛ تفسیر ابن کثیر: ٣/ ٧٨٩؛ یا گھر بنائے تو سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کرے تاکہ خود بھی اور اس کی اولاد بھی اللہ کی شکر گزار اور نمازی رہے، جیسا کہ نبی

① إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب حتى يؤمر الغلام بالصلوة: ٤٩٥،٤٩٤؛ سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء حتى يؤمر الصبي بالصلاة: ٤٠٧؛ مسند أحمد: ٢/ ١٨٠؛ واللفظ له۔ ② ابراھیم: ٣٧۔

کریم ﷺ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو جس جگہ آپ کی اونٹنی بیٹھی اسی جگہ سب سے پہلے مسجد تعمیر کی۔①

بیت اللہ کے پاس چھوڑنے کے بعد بھی اللہ کے خلیل اور جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی حالت یہ ہے کہ دعا فرما رہے ہیں۔

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ . . .﴾②

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول فرما۔''

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ (م ۲۹۴) فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل نے انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے، ایک ایک نبی کا ذکر فرمایا اور ان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا﴾③

''یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے انعام کیا، اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا۔ جب ان پر رحمان کی آیات پڑھی جاتی ہیں وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے متعلق خبر دی کہ ان کی پناہ گاہ نماز ہوتی تھی، وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اسی نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے تھے۔ بعد والے لوگوں نے جب اس سلسلے میں سستی وغفلت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

① صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبی: ۳۹۰۶، ٤٢٨.
② ابراهیم: ٤٠. ③ مریم: ٥٨.

﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ ①

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف و نالائق جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع (ترک) کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو وہ عنقریب جہنم یا گمراہی کو ملیں گے۔''

یعنی (غَيٌّ) جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔②

گویا نماز کا حکم اور عمل مسلسل چلا آرہا ہے جس سے کوئی نبی اور کوئی امت مستثنیٰ نہیں رہی، اسی عملِ مسلسل کی دلیل سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ روایت بھی ہے جس میں جبریل علیہ السلام نے مسلسل دو دن آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف وقتوں میں نماز کی امامت کروائی، پھر فرمایا:

((يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَابَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)) ③

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وقت ہے آپ سے پہلے انبیاء کا اور (نماز) کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔''

لیکن پھر کچھ ایسے ناخلف اور نالائق قسم کے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اس کی محافظت کی پروا نہ کی، انہوں نے اس کا خیال نہ رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان کے ساتھ جمع کیا بلکہ اسے ایمان قرار دیا ہے، سابقہ تمام امتوں کو نماز قائم کرنے کا حکم تھا، کوئی نبی اور رسول اس حکم سے مستثنیٰ نہ تھا اور نہ ان میں سے کوئی اسے ضائع کرنے والا تھا، وہ تو اپنے گھر والوں اور اپنی قوم کو اس کی نہ صرف تلقین کرتے تھے، بلکہ اللہ مالک الملک سے اسے قائم رکھنے کی دعائیں والتجائیں بھی کرتے تھے۔

① مریم: ۵۹۔ ② تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی: ۱/ ۱۱۳۔

③ إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في المواقيت: ۳۹۳؛ سنن الترمذي أبواب الصلاة، باب ماجاء في مواقيت الصلاة عن النبي: ۱۳۹۔

نماز ضائع کرنے والوں نے گویا اللہ تعالیٰ پر ایمان، اسے اپنا الٰہ اور معبودِ برحق ماننے اور اس کی شہادت کا ذرا خیال نہ کیا، اس کی عبادت یعنی اقامت نماز سے منہ موڑ لیا۔ ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور وعیدِ شدید کے مستحق بنے اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ایمان لانے اور شہادتین کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اسے کفر وشرک سے تعبیر کیا چنانچہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ ①

''اسی کی طرف رجوع کیے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

﴿فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ ②

''پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔''

نیز فرمایا:

﴿فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ ③

''اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔''

اسی طرح صحیح احادیث میں واضح طور پر نماز چھوڑنے کو کفر وشرک ہی سے تعبیر کیا ہے، چنانچہ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ)) ④

''بلاشبہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (فرق محض) نماز کا چھوڑنا ہے۔''

① الروم: ٣١۔ ② التوبة: ٥۔ ③ توبة: ١١۔

④ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة: ٨١ (٢٤٤)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) ①

''ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے، وہ نماز ہے، پس جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ)) ②

''جو ہماری نماز ادا کرے، ہمارے قبلے کی جانب رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے، اس کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے ذمے کومت توڑو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا تو فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ)) ③

''جس شخص نے نماز کی حفاظت و پابندی کی تو اس کے لیے (نماز) قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو اس کے لیے نہ نور ہوگا، نہ برہان ونجات ہی ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

① إسناده صحيح، سنن الترمذى، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة: ٢٦٢١۔ ② صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب استقبال القبلة: ١٩٣، ٣٩٣۔
③ إسناده حسن، مسند أحمد: ٢/ ١٦٩؛ مسند عبدبن حميد: ٣٥٣؛ سنن الدارمى: ٢٧٦٣؛ المعجم الكبير للطبرانى۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نبی ﷺ نے ان چار کا ذکر خاص طور پر کیا ہے، کیونکہ یہ کفر کے سرداروں میں سے ہیں۔ اور اس حدیث میں ایک عجیب نکتہ یہ ہے کہ بے شک نماز کی حفاظت نہ کرنے والا یا تو اسے اس کا مال مشغول کر دیتا ہے یا اس کی بادشاہت یا اس کی ریاست یا اس کی تجارت:

تو جسے اس کا مال نماز سے مشغول کر دے تو وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔

جسے اس کی بادشاہت نماز سے مشغول کر دے تو وہ فرعون کے ساتھ ہوگا۔

جسے اس کی ریاست وزارت میں سے یا اس کے سوا، مشغول کر دے تو وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔

اور جسے اس کی تجارت نماز سے مشغول کر دے تو وہ اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ①

امام عبداللہ بن شقیق العقیلی التابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ» ②

محمد ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے، سوائے نماز کے۔"

ان دلائل سے ترکِ نماز کے خطرات اور دنیا و آخرت میں بے نماز کا انجام معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس کا جرم بہت بڑا اور سنگین ہے۔ اللہ المستعان۔

اب چند ان احادیث و واقعات کا ذکر کرتے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ اور سلف صالحین کی نماز کے لیے حرص اور شوق کا پتا چلتا ہے۔

امام اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کیسی تھی؟ انہوں نے فرمایا:

① كتاب الصلاة لابن القيم، ص: ٧٠؛ ط، دارعالم الفوائد۔ ② إسناده صحيح، سنن الترمذي، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة: ٢٦٢٢۔

((كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَتْ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ)) ①

''آپ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے اور آخری حصے میں اٹھتے اور نماز (تہجد) ادا فرماتے، پھر اپنے بستر میں تشریف لے جاتے تو جب مؤذن اذان کہتا تو جلدی سے اٹھ کھڑے ہوتے، اگر کوئی حاجت ہوتی تو غسل کرتے وگرنہ وضو کرتے اور نماز کے لیے نکل جاتے۔''

اس عظیم حدیث سے پیارے نبی ﷺ کا نماز کے لیے شوق وحرص معلوم ہوتا اس حدیث کے پیش نظر ہمیں اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔ وباللّٰہ التوفیق۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہینہ (قبیلے) کے ایک گروہ کے ساتھ جنگ کی تو انہوں نے ہمارے ساتھ شدید لڑائی لڑی، جب ہم نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو مشرکین نے کہا: کاش! ہم ان پر یکبارگی حملہ کرتے تو ان کی جڑ کاٹ دیتے۔

جبریل علیہ السلام نے اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے آگاہ فرمایا۔

(جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ان مشرکوں نے کہا: ''إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ'' بے شک جلد ہی ان کے پاس ایک اور نماز کا وقت آئے گا جو انہیں ان کی اولاد سے بھی زیادہ محبوب اور عزیز ہے۔ ②

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نماز سے اور خاص طور پر نماز عصر سے اس قدر محبت کہ دشمن بھی گواہی دینے پر مجبور ہے تو ایسے میں ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اللّٰہ المستعان۔

---

① صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب من نام أول الليل وأحيا آخره: ١١٤٦، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ: ٧٣٩ (١٧٢٨) ② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف: ٨٤٠ (١٩٤٦)

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اس رات گئے جس میں انہیں زخمی کیا گیا تھا تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز کے لیے جگایا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نَعَمْ، وَلَا حَظَّ فِي الإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى عُمَرُ، وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا." ①

جی ہاں، اور دین اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جو نماز ترک کر دے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (نے اٹھ کر) نماز ادا کی اور آپ کا زخم خون بہا رہا تھا۔''

یاد رہے آپ رضی اللہ عنہ کا زخم اتنا گہرا اور شدید تھا کہ پیٹ اور اس کی رگیں بالکل کٹ چکی تھی، نبیذ اور دودھ پلایا گیا تو وہ بھی پیٹ سے باہر آ گیا ایسی حالت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پہچان لیا کہ اب آپ زندہ نہیں رہیں گے۔ اللّٰہ أکبر! ②

حافظ تاج الدین السبکی نے اپنے استاذ الامام الحافظ شمس الدین أبوعبداللہ الذہبی رحمہ اللہ کے قرب وفات کا واقعہ لکھا ہے، فرماتے ہیں: (امام ذہبی رحمہ اللہ) کے والد نے انہیں مغرب سے پہلے دیکھا تو وہ جانکنی کی حالت میں تھے، انہوں نے پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: آخری سانس لے رہا ہوں، پھر انہوں نے اپنے والد سے پوچھا: کیا مغرب کا وقت داخل ہو چکا ہے؟ تو والد نے ان سے کہا: کیا آپ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن میں نے اب تک مغرب کی نماز نہیں پڑھی۔ اور انہوں نے اپنے والد سے مغرب اور عشاء کو تقدیماً جمع کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کا فتویٰ دیا، پھر انہوں نے ایسے ہی کیا اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد آدھی رات سے پہلے وفات پا گئے۔

① إسناده صحيح، المؤطأ للمالك: ١/ ٢٦؛ سنن الدارقطني، باب التشديد فى ترك الصلاة وكفر من تركها، والنهى من قتل فاعلها: ٢/ ٥١؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٥١، باب ماجاء فى تكفير من ترك الصلاة عمداً من غير عزر۔

② دیکھیے: صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قصة البيعة: ٣٧٠٠۔ طبقات الشافعية الكبرى للسبكي: ٩/ ١٠٥، ١٠٦۔

اصل میں یہ اسی وصیت پر عمل کا بہترین نمونہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت کی تھی، چنانچہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)) ①

''رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام (وصیت) یہ تھا: ''نماز نماز، اور اپنے غلاموں کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا۔''

مذکورہ بالا واقعہ میں امام ذہبی رحمہ اللہ کا ورع، تقویٰ اور پیارے نبی ﷺ کی وصیت پر عمل کرنے کی حرص وشوق کا عملی نمونہ ہے اس کے باوجود عاجزی وانکساری کا عالم دیکھیں کہ ایک روایت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فِي الإِسْنَادَيْنِ ضَعْفٌ مِنْ جِهَةِ زَاهِرٍ وَعُمَرَ لِإِخْلَالِهِمَا بِالصَّلَاةِ، فَلَوْكَانَ فِيَّ وَرَعٌ لَمَا رَوَيْتُ لِمَنْ هَذَا نَعْتُهُ'' ②

''قارئین کرام! ہر مسلمان کے لیے بالعموم اور قرآن وحدیث پڑھنے والوں اور ان کی طرف پاکیزہ اور عظیم نسبت رکھنے والوں کے لیے بالخصوص بہت بڑی نصیحت ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کا عظیم مظہر ''نماز'' کا خاص خیال رکھیں اور آخری سانس تک اسے ضائع اور ترک نہ کریں۔

نماز کے موضوع پر لکھی جانے والی چند کتب:

كتاب الصلاة۔ مطبوع

تألیف: أبونعيم الفضل بن عمرو المعروف بابن دكين۔ (متوفی: ۲۱۹ھ)

تعظیم قدر الصلاة: مطبوع

① سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في حق المملوك: ٥١٥٦؛ سنن ابن ماجه أبواب الوصايا، باب وهل أوحى رسول الله ﷺ: ٢٦٩٨۔ وهو صحيح۔
② سير أعلام النبلاء: ١/ ٣١٧۔

تألیف: أبوعبداللّٰه محمد بن نصر المروزی (متوفی: ۲۹٤ھ)

كتاب الصلاة والتهجد: مطبوع

تألیف: عبدالحق إشبيلي (متوفی ۵۸۱ھ)

أخبار الصلاة: مطبوع

تألیف: عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (متوفی: ٦٠٠ھ)

كتاب الصلاة: مطبوع

تألیف: أبوعبداللّٰه محمد بن أبی بكر المعروف بابن قیم الجوزی (متوفی: ۷۵۱ھ)

صفة صلاة النبی ﷺ - مطبوع

تألیف: الشیخ محمد ناصر الدین الألبانی رحمه الله (متوفی: ۱٤۲۰ھ)

اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب نماز کے موضوع پر مستقل لکھی گئی ہیں جیسا کہ حدیث کی ہر وہ کتاب جو فقہی انداز سے مرتب ہے اس میں مستقل عنوان کتاب الصلاۃ ہے۔ جیسے صحیح بخاری ومسلم وغیرہ۔ والحمد للّٰه

کچھ اس کتاب کے بارے میں:

یہ کتاب عرب کے معروف عالم شیخ ابوعبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان (جَدّہ) کی مرتب کردہ ہے۔ ان کا اصل موضوع عقیدہ ہے اور انہوں نے عقیدے پر بہت سی مفید کتابیں تحریر کی ہیں، جزاہ اللہ خیراً۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

الاحتجاج بالآثار السلفية على إثبات الصفات الإلهية والرد على المفوضة والمشبهة والجهمية۔

كتاب السنة لأبی عبدالرحمن عبد اللّٰه بن أحمد بن حنبل، اس کی تحقیق اور بہت مفید حواشی لکھے ہیں جو کہ مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تحقیق وتعلیق، کتاب السنۃ للحرب بن إسماعیل الکرمانی وغیرہ، بہت سی کتب پر تحقیقی کام کیا اور کچھ تالیفات بھی ہیں جو کہ طلبا اور علماء کے لیے بہت زیادہ مفید ہیں۔ والحمدللہ

زیر نظر کتاب، إتحاف المصلین بتتبع الفضائل والأجور من حین الاستعداد للصلاۃ إلی الفراغ منها بھی اپنے موضوع میں منفرد کتاب ہے جس میں نماز کی تیاری سے لے کر، مسجد جانے اور نماز سے فارغ ہونے تک کے فضائل جمع کر دیے ہیں، جیسا کہ نام سے بھی ظاہری ہے اور آخر میں بطور خاص نماز جمعہ کے فضائل بھی جمع کیے ہیں، اس اعتبار سے نماز کے متعلق فضائل پر مختصرا اور جامع ترین کتاب ہے جس میں عنوان قائم کر کے قرآنی آیات، احادیث اور آثار سے استدلال کیا گیا ہے۔

اسلوب ترجمہ و تحقیق

1. ترجمہ کو عام فہم اور سادہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حسب ضرورت بعض جگہ تعلیق بھی لکھی ہے۔
2. صحت وسقم کے اعتبار سے ہر حدیث واثر پر حکم ہے۔
3. اگر ایک حدیث کے مختلف طرق ہیں اور جو اس کتاب میں الفاظ ذکر تھے وہ سنداً ضعیف ہیں تو ان کی جگہ صحیح طریق کو شامل کیا گیا ہے۔
4. اگر کوئی روایت ضعیف ہے تو اس کے ہم معنی صحیح وحسن روایت کو حاشیہ میں ذکر کر دیا ہے۔
5. بطور فائدہ بھی چند مقامات پر احادیث اور آثار کو لکھا گیا ہے۔
6. کتاب کے شروع میں نماز کی اہمیت و فرضیت پر ایک مقدمہ بھی شامل ہے۔ والحمدللہ۔

میں تہہ دل سے اپنے مہربان استاذ اور مربی فضیلۃ الشیخ حافظ ندیم ظہیر ﷾ مدیر اشاعۃ الحدیث حضرو کا از حد مشکور وممنون ہوں کہ جنھوں نے میری اس کاوش پر اپنی قیمتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر خوب عرق ریزی سے نظر ثانی فرمائی اور جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ جزاہ اللہ خیراً

میں اپنی اس کاوش کا انتساب استاد محترم ہی کی طرف کرتا ہوں جنہوں نے اللہ مالک الملک کی توفیق سے مجھ جیسے حقیر کو حدیث اور علم حدیث سے روشناس کرایا اور قدم بقدم راہنمائی فرمائی، اور ان کا دست شفقت بدستور قائم ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گوہوں کہ اللہ تعالیٰ استاد محترم اور میرے تمام اساتذہ کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے اور ان کے آثار علم وعمل کو تا قیامت قائم رکھے اور ہمیں بھی سلف کی راہ پہ چلتے ہوئے قرآن وحدیث کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں اپنی اس کاوش کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے دعا گوہوں:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

کتبہ

ابو احمد محمد وقاص زبیر

۲۶ جمادی الاولیٰ: ۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

میں نے اس مختصر رسالے میں نماز کی تیاری سے لے کر نماز کے لیے طہارت کے ساتھ جانے اور اس سے فارغ ہو کر واپس آنے تک کے چند فضائل کو تلاش کر کے ان لوگوں کے لیے نقل کر دیا ہے جو باجماعت نماز کے لیے جلدی نکلنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

میں اس رسالے کے ذریعے سے پہلے خود کو، پھر اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ کی توفیق سے اس رسالے کے ذریعے سے نماز کے لیے جلدی جانے پر ثابت قدمی اور دوام حاصل ہوگا اور غافل شخص متنبہ ہو جائے گا اور جس سے یہ اجر وثواب اول وقت میں نماز کے لیے نہ آنے کی وجہ سے فوت ہو گیا وہ سنبھل جائے گا۔

میں نے ان مراحل اور اعمال کو ابواب میں تقسیم کر دیا ہے جنہیں نماز کے لیے جلد جانے کی پابندی کرنے والے اپنی نماز میں انجام دیتے ہیں، نیز ان اعمال کے تحت چند فضائل بھی ذکر کر دیے ہیں جو ان اعمال کی ادائیگی پر مرتب ہوتے ہیں اور وہ اجر وثواب بھی جو ان اعمال کی ادائیگی کی بابت مروی ہیں۔

اور میں نے اس کتاب کا نام: ''نمازیوں کے لیے تحفہ'' رکھا ہے جس میں نماز کی تیاری سے لے کر فارغ ہونے تک کے فضائل اور ثواب کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق اور قبولیت کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی صحیح راستے کی رہنمائی کرتا ہے، وہی ارادوں کے پیچھے ہے اور طاقت وقوت صرف اسی اللہ کے پاس ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ۔

پہلا باب

اذان سے پہلے مسجد کی طرف جانا

(1) نماز کے لیے جلدی جانے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ، لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» (1)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے، پھر قرعہ کے بغیر اس کو حاصل نہ کرسکیں تو وہ ضرور قرعہ ڈالیں، اور اگر انہیں نماز کے لیے جلدی جانے کا ثواب معلوم ہوجائے تو سبقت لے جانے کی ضرور کوشش کریں، اوراگر انہیں (نماز) عشاء اور فجر کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ضرور آئیں، خواہ انہیں سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اذان سے پہلے نماز کے لیے جلدی جانے کی ترغیب دی ہے، چنانچہ سلف صالحین اس سلسلے میں جلدی کیا کرتے تھے۔

(1) صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الاستھام فی الأذان: ٦١٥؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف و إقامتھا و فضل الأول فالأول منھا...... : ٤٣٧ـ ٩٨١ـ

- امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: برے مزدور کی طرح نہ ہو جاؤ جو بغیر پکارے نہیں آتا۔ ①

ان کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ مؤذن کے اذان دینے سے پہلے مسجد جانا مستحب ہے۔

- امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ تیس سال سے جب بھی مؤذن نے اذان دی تو میں مسجد میں (پہلے سے موجود) تھا۔ ②
- نیز فرماتے ہیں کہ میں نماز کا وقت ہونے سے پہلے ہی تیار ہو جایا کرتا تھا۔ ③
- امام ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ چالیس سال سے جب بھی مؤذن نے اذان دی تو میں مسجد میں تھا، سوائے بیماری اور سفر کے دنوں میں۔ ④
- امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا اقامت سے پہلے نماز کے لیے آنا نماز کی توقیر ہے۔ ⑤

آج کل یہ سنتیں چھوڑ دی گئی ہیں۔

کتاب کی ترتیب ان اعمال سے ہونی چاہیے تھی جن سے نمازی ابتدا کرتا ہے، یعنی اذان سے پہلے نماز کے لیے جلدی جانا، پھر اس کے بعد دوسرے اعمال، لیکن اکثر لوگ چونکہ اذان سننے کے بعد ہی نماز کے لیے تیار ہو کر (گھر سے) نکلتے ہیں، اس لیے کتاب کی ترتیب اسی کے مطابق ہے۔ واللہ المستعان۔

① فتح الباري لابن رجب: ٥/ ٣٥٢، یہ اثر باسند نہیں مل سکا۔ واللہ أعلم
② مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٣٠٨، رقم: ٣٥٢٢، شعب الايمان للبيقي: ٤/ ٣٧٠، مفهومًا وسنده حسن۔ ③ حلية الأولياء لأبي نعيم: ٢/ ١٦٣، وسنده ضعيف، داود بن علی ضعیف ہے۔ ④ تاريخ أبي زرعة الدمشقي: ٦٨٩، الثقات لابن حبان: ٤/ ٢٣٢، تاريخ دمشق: ٧٢/ ١٩٧، وسنده ضعيف، عبدالرحمن بن عامر مجهول الحال ⑤ فتح الباري لابن رجب: ٥/ ٣٥٣، یہ اثر باسند نہیں مل سکا۔ والله أعلم

دوسرا باب

اذان سننا اور اس کا جواب دینا

اذان سنتے وقت درج ذیل پانچ اعمال سنت ہیں:

1. اذان کا جواب دینا، یعنی اسی طرح کہنا جس طرح مؤذن کہتا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيْدِالْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ» ①

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔''

2. اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھنا:

''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا۔'' ②

3. اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا۔

4. رسول اللہ ﷺ کے لیے وسیلہ اور فضیلت کا سوال کرنا۔

---

① صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول اذا سمع المنادی:٦١١، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن......: ٣٧٣(٨٤٨)۔ ② مصنف عبد الرزاق: ١/ ٤٨٠، رقم: ١٨٤٩، اس کی سند امام عبدالرزاق کے عنعنہ اور امام ابن جریج کو بیان کرنے والوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(5) اذان کے بعد دعا کرنا کیونکہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔

امام ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ پہلے زمانے میں لوگ اذان کے وقت ایسے خاموش رہتے تھے، جیسے وہ قرآن سنتے وقت خاموش رہتے، اور اذان کا جواب مؤذن کی طرح دیتے۔

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو نماز کے وقت سے پہلے نماز کی تیاری نہیں کرتا وہ اس کی تعظیم وتوقیر نہیں کرتا۔①

(1) اذان کے بعد کی دعا جسے پڑھنے سے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: [وَأَنَا] أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ»

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے:

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا» ②

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے ورسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔ تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

① حلية الأولياء لأبي نعيم: ٨/ ٣٧٠، وسنده حسن۔

② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن......: ٣٨٦_٨٥١۔

② صدقِ دل سے اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مؤذن اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے اور تم میں سے بھی کوئی اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے، پھر وہ (مؤذن) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے اور (جواب میں) کوئی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے، پھر وہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ کہے تو (جواب میں) وہ بھی أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللّٰهِ کہے اور حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کے جواب میں لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں بھی لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور جب وہ (مؤذن) اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے جواب میں اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے اور جب وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو جواب میں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خلوص دل سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔''①

اور صحیح ابن خزیمہ (۴۲۲ وسندہ حسن) کی روایت میں ہے کہ جس نے مؤذن کو توحید کی گواہی دیتے ہوئے سنا اور مؤذن کی طرف متوجہ ہوا، پھر یہ کہا: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ......''

یہ حدیث واضح ہے کہ جو کوئی مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنے تو ویسے ہی کہے جیسے (مؤذن) کہتا ہے، سوائے ''حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے، جب مؤذن سے یہ کلمات سنے تو: لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن......: ۳۸۵، ۸۵۰۔

تیسرا باب

اذان کے بعد کی دعائیں

① اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا...»

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔''①

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سب سے اکمل وافضل درود ابراہیمی ہے اسی کے ذریعے سے نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے، جیسا کہ آپ نے اپنی امت کو سکھلایا ہے، چنانچہ اس سے کامل درود کوئی اور نہیں، اگرچہ باتیں بنانے والے اپنی طرف سے باتیں بنائیں۔ ②

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن...... ٣٨٤، ٨٤٩۔

② زاد المعاد: ٢/ ٣٥٧۔

(2) اذان کے بعد نبی ﷺ کے لیے وسیلہ مانگنے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ» ①

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا، پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں، تو جس شخص نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہوگئی۔''

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ②

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان کے بعد (یہ دعا) پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ»

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن......: ٣٨٤ـ٨٤٩ـ ② صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء: ٦١٤ـ

"اے اس کامل دعوت اور قائم رہنے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

③ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ، فَادْعُوا» ①

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی، لہٰذا (اس دوران میں) دعا کرو۔"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُونَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ، فَسَلْ تُعْطَهْ» ②

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اذان دینے والے ہم سے (نیکی میں) آگے بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم وہی (کلمات) کہو جو وہ (مؤذن) کہتے ہیں، جب تم (جواب) مکمل کرلو تو (اس کے بعد) سوال کرو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔"

① إسناده صحيح، مسند أحمد: ٣/ ٢٢٥، صحيح ابن خزيمة: ٤٢٧، صحيح ابن حبان: ١٦٩٦، نیز دیکھیے: سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الدعاء بين الأذان و الإقامة: ٥٢١، سنن الترمذي: ٢١٢، و قال: "حسن صحيح۔"

② إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن: ٥٢٤، مسند أحمد: ٢/ ١٧٢، صحيح ابن حبان: ١٦٩٥۔

چوتھا باب

قضائے حاجت اور استنجا کا بیان

1 قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھنے پر اجر

سنت یہ ہے کہ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے:

«اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ» ①

اور جب نکلیں تو «غُفْرَانَکَ» پڑھیں۔②

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَن لَّمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا فِي الْغَائِطِ، كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ وَمُحِيَ عَنْهُ سَيِّئَةٌ» ③

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ ہو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرے تو اس کے لیے (ایک) نیکی لکھی جاتی ہے اور (ایک) گناہ مٹایا جاتا ہے۔''

بیت الخلاء میں داخل ہونے کے چند آداب وسنن رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں،

① صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء: ١٤٢؛ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب ما یقول إذا أراد دخول الخلاء: ٣٧٥(٨٣١)

② إسناده صحیح ، سنن أبي داود، کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل إذا خرج من الخلاء: ٣٠؛ سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما یقول إذا خرج من الخلاء: ٧۔ ③ إسناده ضعیف، المعجم الأوسط للطبراني: ٢/ ٨٢، ٨٣، ح: ١٣٢١ ، یحییٰ بن ابی کثیر کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سنت کی اتباع کرنے والوں کو چاہیے کہ ان کو سیکھیں اور نبی ﷺ کی اتباع واقتدا کرتے ہوئے ان پر عمل کریں۔

واضح رہے کہ بیت الخلاء میں جانا وضو کے لوازمات وسنن میں سے نہیں، بشرطیکہ اس کی ضرورت نہ ہو۔

2 پانی سے طہارت حاصل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا۔ يَعْنِي قُبَاءَ۔ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا، أَفَلَا تُخْبِرُونِي؟» قَالَ: يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ ① قَالَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَاةِ: الإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ.

سیدنا محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمارے پاس قباء تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری اچھی تعریف کی ہے، یعنی اللہ کا فرمان ہے: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ ''اس میں بعض آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' کیا مجھے اس سے متعلق خبر نہیں دیتے؟'' تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے تورات میں (لکھا) ہوا پایا ہے کہ ہم پر فرض ہے کہ پانی سے استنجا کریں۔'' ②

اور (سنن أبي داؤد:٤٤ اورسنن الترمذی:٣١٠٠) میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت اہل قباء کی شان میں نازل

① ٩/التوبہ: ١٠٨۔

② مسند احمد: ٦/٦ ح: ٢٣٨٣٣؛ وسندہ حسن۔

ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ ① آپ نے فرمایا: ''وہ پانی سے استنجا کرتے ہیں تو ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔'' ②

③ پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا عذاب قبر سے نجات کا سبب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ أَكْثَرَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) ③ وَفِي رِوَايَةٍ ((اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ، فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ)) ④

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اکثر عذاب قبر پیشاب (کے چھینٹوں) سے ہوتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''پیشاب سے بچو، بے شک عام طور پر عذابِ قبر اسی سے ہوتا ہے۔''

① التوبہ: ۱۰۸۔ ② حسن، اس روایت کی سند ابراهیم بن أبي میمونہ کے مجہول اور یونس بن حارث کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا ایک حسن شاہد سنن ابن ماجہ: ۳۵۵؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۱۰۵؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۵۵؛ وغیرہ میں موجود ہے۔

③ حسن، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب التشديد في البول: ۳٤۸، مسند أحمد: ۲/ ۳۸۸ یہ روایت سلیمان الأعمش مدلس کے تصریح سماع نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا ایک حسن شاہد سنن النسائی، كتاب الصلاة ، باب نوع آخر من الذكر و الدعاء بعد التسليم: ۱۳٤٦ ، مسند احمد: ٦/ ٦١؛ میں موجود ہے۔ جسرۃ بنت دجاجہ حسنۃ الحدیث راویہ ہیں۔ ④ إسناده ضعيف، سنن الدارقطني: ۱/ ۱۲۸؛ محمد بن الصباح السمان کی ثقاہت نہیں مل سکی، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''لا يعرف، و خبره منكر'' (ميزان الاعتدال: ۳/ ۵۸۳) واللہ اعلم۔ لیکن سابقہ روایت اس سے مستغنی کر دیتی ہے۔

پانچواں باب

نماز کے لیے وضو کرنا

(1) سنت کے مطابق وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً» ①

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (وضو کرنے کے بعد) فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے کیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس طرح وضو کرے (تو) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا (اس کے لیے نیکیوں میں) اضافے کا سبب ہے۔“

عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ بِوَضُوءٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ. فَقُلْتُ: حَسْبُكَ قَدْ أَسْبَغْتَ الْوُضُوءَ وَاللَّيْلَةُ شَدِيدَةُ الْبَرْدِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ» ②

① صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه: ٢٢٩، ٥٤٤۔ ② إسناده حسن، مسند البزار: ٢/ ٧٦، كشف الأستار: ١/ ١٣٧، خالد بن مخلد حسن الحدیث راوی ہیں۔اس کی اصل صحيح البخاري: ١٥٩؛ اور صحيح مسلم: ٢٢٦ میں موجود ہے۔

سیدنا حمران رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور وہ سخت سردی والی رات میں نماز کے لیے جانا چاہتے تھے۔ میں آپ کے لیے پانی لایا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو دھویا۔ میں نے عرض کیا: بس آپ کے لیے کافی ہے، آپ نے مکمل وضو کیا ہے، جب کہ رات بڑی سرد ہے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو بندہ مکمل وضو کرے گا اللہ اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ معاف کر دے گا۔''

2 وضو کے پانی کے ذریعے سے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ» ①

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو بندہ اچھا (اور مکمل) وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ۔ أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ۔ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ۔ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ۔ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ» ②

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب خروج الخطا یا مع ماء الوضوء: ٢٤٥۔ (٥٧٨)۔ ② صحیح مسلم، کتاب الطهارة ، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء: ٢٤٤(٥٧٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلم یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے (تو) چہرے کے تمام گناہ جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، پھر جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے تمام گناہ جن کا اس کے ہاتھوں نے ارتکاب کیا ہے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے ہونے والے تمام گناہ پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، حتی کہ (مسلم و مومن) گناہوں سے (بالکل) پاک صاف ہو کر نکل جاتا ہے۔''

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ، وَبَصَرِهِ، وَيَدَيْهِ، وَرِجْلَيْهِ، فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ)) ①

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے کان، آنکھ، دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے نکل جاتے ہیں، پس اگر (اس کے) بعد بیٹھتا ہے تو بخشا ہوا بیٹھا ہے۔''

③ مومن کا زیور وضو کے پانی پہنچنے کی جگہ تک ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوءُ)) ②

① إسناده ضعيف، مسند أحمد: ٥/ ٢٥٦، ٥/ ٢٥٢، المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ١٤٤، ح: ٧٥٦؛ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی تصریح نہیں ہے۔ واللہ اعلم ② صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء: ٢٥ (٥٨٦)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل (نبی کریم) صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔''

(4) مشقت کے اوقات میں وضو کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ» (1)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں (ضرور بتلائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشقت کے وقت مکمل (اچھی طرح) وضو کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے چلنا، اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط (سرحد کی پاسداری) ہے، یہی رباط ہے۔''

(5) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کا ذریعہ وضو ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ» (2)

(1) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء علی المکاره: ۲۵۱(۵۸۷) (2) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء و الغر المحجلين من آثار الوضوء: ۱۳۶، صحيح مسلم، کتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء: ۲۴۶(۵۸۰)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''قیامت کے دن میری امت کو اس حال میں بلایا جائے گا کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے ہاتھ اور پاؤں چمک رہے ہوں گے، لہٰذا تم میں سے جو شخص اپنی چمک کو بڑھا سکتا ہے تو ضرور بڑھائے۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَوضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ، لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ، وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوضِهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَعْرِفُنَا يَومَئِذٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ» ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض عدن سے ایلہ کے درمیان (فاصلے) سے بھی بڑا ہے، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد آمیز دودھ سے زیادہ میٹھا ہے، اس پر رکھے ہوئے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں، میں (دوسری امت کے) لوگوں کو اپنے حوض پر آنے سے روکوں گا جیسے کوئی دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اس دن ہمیں پہچان لیں گے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور امت کی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس وضو کی وجہ سے ہاتھ، اور پاؤں کی چمک کے ساتھ آؤ گے۔''

6 وضو کی حفاظت کرنے والے کے لیے ایمان کی گواہی

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:
«الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ...» ②

① صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة و التحجيل في الوضوء: ٢٤٧ (٥٨١)۔ ② صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء: ٢٢٣ ـ ٥٣٤۔

سیدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''طہارت آدھا ایمان ہے۔''

عَنْ ثَوبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ» ①

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اللہ کی) قربت طلب کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور جان لو! تمہارے اعمال میں سب سے بہترین نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔''

7 ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے سے رب کی خوشنودی ملتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ» ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں انہیں وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ» ③

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔''

① إسناده حسن، مسند أحمد: ٥/ ٢٨٢، ح ٢٢٤٣٣، صحيح ابن حبان: ٣/ ٣١١، ح: ١٠٣٧، سنن الدارمي: ٦٦٠؛ عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان حسن الحدیث راوی ہیں۔

② إسناده صحيح، مسند أحمد: ٢/ ٢٥٠، ح: ٧٤١٢، مسند أبي يعلى: ٨/ ٣١٥، ح: ٤٩١٦، نیز دیکھیے: صحيح البخاري، قبل حديث: ١٩٣٤ تعليقاً۔

③ إسناده حسن، سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب الترغيب في السواك: ٥، مسند أحمد: ٦/ ٤٧، مسند أبي يعلى: ٨/ ٣١٥، صحيح ابن خزيمة: ١٣٥ نیز دیکھیے: صحيح البخاري، قبل حديث: ١٩٣٤ تعليقاً۔ اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں۔

چھٹا باب

وضو کے بعد کی مسنون دعائیں

(1) چند کلمات جو جنت کے آٹھوں دروازوں کی کنجیاں ہیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلِغُ، أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ) وَ (أَشْهَدُ) أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ» (1)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اچھی طرح مکمل وضو کرے، پھر یہ دعا پڑھے:

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ) وَ (أَشْهَدُ) أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔" تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو۔"

(1) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء: ٢٣٤۔ (٥٥٣، ٥٥٤)۔

2 وضو کرنے کے بعد ایک دعا کی فضیلت

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، كُتِبَ فِي رَقٍّ، ثُمَّ طُبِعَ بِطَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[1]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جو بندہ وضو کرے اور پڑھے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»

اے اللہ! تو اپنی تمام تعریفات کے ساتھ (ہر عیب) سے پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں تو اسے دفتر میں درج کر کے مہر بند کیا جائے گا اور قیامت سے پہلے نہیں کھولا جائے گا۔“

❖ میں (مؤلف) کہتا ہوں: یہ بعض فضائل وثواب ہیں جس کا وعدہ اس سے کیا گیا ہے جو ایسا وضو کرے جیسا حکم دیا گیا، پھر اس کے بعد مسنون دعا پڑھے اور یہ اجر وثواب صرف اسی کے لیے ہے جو بغیر کسی کمی وزیادتی کے سنت کی اتباع کرتے ہوئے وضو کرتا ہے، کیونکہ بعض اوقات انسان وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کے دھونے میں لاپرواہی برتتا ہے جو جہنم کے عذاب کی وعید کا باعث بنتے ہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس نے ایڑیاں (مکمل طور پر) نہیں دھوئیں تھی تو فرمایا:

[1] إسناده صحيح، السنن الكبرى للنسائي: ٩٩٠٩، المعجم الأوسط للطبراني: ٢/ ٢٧١، ح: ١٤٧٨، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٦٤، صححه و وافقه الذهبي۔
امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کے مرفوع ہونے کو معلول اور موقوف کو محفوظ قرار دیا ہے، لیکن ان کی یہ بات محل نظر ہے۔ دیکھیے: التلخیص الحبیر لابن حجر: ١/ ١٠٢؛ فرض محال اگر موقوف بھی ہو تب بھی مرفوع کے حکم میں ہے۔
والله أعلم بالصواب۔

''(خشک) ایڑیوں کے لیے آگ ہے۔''①

اسی طرح بعض اوقات انسان وضو میں مسنون حد سے تجاوز کر جاتا ہے اور سنت پر زیادتی کرنے لگتا ہے، کیونکہ جب نبی ﷺ سے وضو کی کیفیت دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے تین تین بار دھونا بتایا اور فرمایا: ''جو شخص اس پر زیادتی کرے یا کمی کرے اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا ظلم اور برا کیا۔''②

تنبیہ: اعضائے وضو ایک بار یا دو بار دھونا بھی ثابت ہیں، کما تقدم۔

① صحيح البخاری ، كتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب: ١٦٥؛ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما: ٢٤٢ (٥٧٣)۔

② إسناده حسن، سنن أبي داوود، كتاب الطهارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا: ١٣٥، سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب الاعتداء في الوضوء: ١٤٠، سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب ما جاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه : ٤٢٢۔

ساتواں باب

وضو کے بعد کی نماز

(1) وضو کے بعد (دو رکعت) نماز کی فضیلت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ ﷺ: كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَ أَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُونَ الأَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ...... الْحَدِيْثُ.

وَفِيْهِ: قَالَ فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! فَالْوُضُوءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ. قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ

أُمُّهُ » فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ! أُنْظُرْ مَا تَقُولُ، فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ، يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرُوْ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ أَجْلِي، وَمَابِيْ حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا عَلَى رَسُولِهِ لَو لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً، أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا۔ حَتَّى عَدَّسَبْعَ مَرَّاتٍ۔ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.①

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن عبسہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَیں جاہلیت میں یہ خیال کرتا تھا کہ لوگ گمراہ ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے، میں نے مکہ میں ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ بہت سی خبریں دیتا ہے، چنانچہ میں اپنی سواری پر سوار ہوا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ ان دنوں مخفی دعوت دیتے تھے اور ان کی قوم ان پر غالب تھی، میں نے ایک طریقہ اختیار کیا اور مکہ میں داخل ہوگیا۔ (راوی نے آگے حدیث بیان کی) اس میں ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے وضو کے متعلق بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے، پھر اسے جھاڑے مگر یہ کہ اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة: ٨٣٢- ١٩٣٠-

ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے، اللہ کی حمد وثنا بیان کرے، اس کی بزرگی بیان کرے جو اس کی شان کے لائق ہے، اپنے دل کو خالص اللہ کے لیے فارغ کر لے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔"

پھر سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ، کے صحابی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی، تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمرو بن عبسہ! غور کریں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ایک ہی وقت میں آدمی کو اتنا (اجر وثواب) عطا ہو سکتا ہے؟ تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوامامہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ میری ہڈیاں کمزور پڑ چکی ہیں اور میری موت (بظاہر) قریب ہے (اس حال) میں مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ، دو مرتبہ یا تین مرتبہ حتی کہ انھوں نے سات مرتبہ گنا نہ سنی ہوتی تو کبھی بیان نہ کرتا (پھر فرمایا:) بلکہ یہ بات میں نے آپ ﷺ سے اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔

(2) تحیۃ الوضوادا کرنے والے کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) [1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء: ٢٣٤ (٥٥٣)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر اپنے چہرے اور دل دونوں کو متوجہ رکھتے ہوئے دو رکعتیں نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَابِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْکَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ» قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! مجھ سے وہ عمل بیان کرو جس پر اسلام میں (تمھیں) بہت زیادہ ثواب کی امید ہو، کیونکہ میں نے اپنے آگے جنت میں تمھارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس سے امید افزا کوئی عمل نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جتنی توفیق ہوتی ہے نماز پڑھ لیتا ہوں۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے جب بھی بے وضو ہونے کے بعد وضو کیا تو دو رکعت نماز ادا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی وجہ سے۔''②

① صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل و النهار و فضل الصلاة عند الطهور بالليل و النهار: ١١٤٩، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ ٢٤٥٨، (٦٣٢٤)۔

② وإسناده حسن، مسند أحمد: ٥/ ٣٥٤؛ فضائل الصحابة لأحمد: ١٧٣١؛ مزید دیکھیے: سنن الترمذي، أبواب المناقب، باب أتيت على قصر مربع مشرف من ذهب لعمر في الجنة: ٣٦٨٩۔

3 تحیۃ الوضوادا کرنا سابقہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے

عَنْ حُمْرَانَ مَولَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [1]

حمران مولیٰ عثمان بن عفان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا اور تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پانی ڈالا اور انہیں دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور ناک جھاڑا، پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں خود کو کسی خیال میں نہ لگائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اور صحیح البخاری (٦٤٣٣) کی حدیث میں ہے:

((من تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) وَقَالَ ﷺ: ((لَا تَغْتَرُّوا))

''جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد آیا اور دو رکعتیں پڑھیں، پھر بیٹھ گیا تو

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله: ٢٢٦، (٥٣٨)، وانظر: صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا: ١٥٩۔

اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس پر) مغرور نہ ہو جاؤ۔''

4 تحیۃ الوضوا ادا کرنے کے بعد استغفار کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، أَوْ أَرْبَعًا۔ شَكَّ سَهْلٌ (أَحَدُ الرُّوَاةِ)۔ يُحْسِنُ فِيهِمَا الذِّكْرَ وَالْخُشُوعَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، غَفَرَ لَهُ» [1]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت یا چار رکعات (حدیث کے ایک راوی سہل کو شک ہے) نماز ادا کرے اور اس میں اچھے انداز سے ذکر و خشوع اختیار کرے، پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔''

[1] حسن، مسند أحمد: ٦/ ٤٥٠، الدعاء للطبراني: ١٨٤٨، الأحاد و المثاني لابن أبي عاصم: ٢٠٤٠؛ احمد بن عبدالملک کو اپنے شیخ کے نام میں وہم ہوا ہے جس کی طرف امام عبداللہ بن احمد نے بھی اشارہ کیا ہے۔ صدقہ بن ابی سہل حسن الحدیث راوی ہیں۔ نیز دیکھیے: تعجیل المنفعة لابن حجر: ١/ ٦٦١، رقم: ٤٧٢۔

آٹھواں باب

سنن مؤکدہ (فرائض سے پہلے اور بعد)

ان میں سنت یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انہیں گھر میں ادا کیا جائے (لیکن واضح رہے کہ یہ) تکبیر تحریمہ سے پہلے (پہنچنے) کا وقت ضائع کیے بغیر ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)) ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں (نفلی) نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔''

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)) ②

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کرے تو اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر میں ادا کرے، کیونکہ اللہ اس کی وجہ سے گھر میں خیر و بھلائی دے گا۔''

① صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب كراهية الصلاة في المقابر: ٤٣٢، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته......: ٧٧٧(١٨٢١)واللفظ له۔ ② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحبا ب صلاة النافلة في بيته......: ٧٧٨، (١٨٢٢)۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ» ①

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اس کی مثال اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اس کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ» ②

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا فرض نماز کے علاوہ گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا افضل و بہتر ہے۔''

① دن اور رات میں بارہ رکعات (سنن راتبہ) پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» ③

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو بھی مسلم بندہ اللہ کے لیے دن ورات میں بارہ

① صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عز وجل: ٦٤٠٧، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته......: ٧٧٩ (١٨٢٣)واللفظ له. ② صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب صلاة الليل: ٧٣١، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته......: ٧٨١ (١٨٢٥) و اللفظ له۔ ③ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن: ٧٢٨،(١٦٩٦)۔

رکعات نفلی نماز فرض کے علاوہ ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دیتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔"

وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها نَحْوَهُ وَفِيْهِ: «أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ» ①

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: "چار رکعات نماز ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔"

② فجر کی دو رکعتیں (سنت) دنیا اور اس میں ہر چیز سے بہتر ہیں

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا» ②

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فجر کی دو رکعتیں (سنت مؤکدہ) دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہیں۔"

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ: «لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا» ③

① إسناده حسن، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة و ما له فيه من النفل: ٤١٤، سنن النسائي، كتاب قيام الليل، باب ثواب من صلى في اليوم و الليلة ثنتي عشرة ركعة ......١٧٩٥؛ سنن ابن ماجه: ١١٤٠؛ مغیرہ بن زیاد الموصلی جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ و حسن الحدیث راوی ہیں، نیز سابقہ حدیث اس کا بہترین شاہد ہے۔ ② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي الفجر......: ٧٢٥، (١٦٨٨)۔

③ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي الفجر: ٧٢٥(١٦٨٩)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع فجر کے وقت دو رکعت سنتوں کے متعلق فرمایا: ''یہ دونوں رکعتیں میرے نزدیک پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: «لَا تَدَعُوا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں (سنت مؤکدہ) نہ چھوڑو، خواہ (دشمن کے) گھوڑے تمہارے تعاقب میں ہوں۔''

③ ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعتیں پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ» ②

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات کی پابندی کرے، اللہ اس کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔''

① إسناده ضعيف، سنن أبي داود، كتاب التطوع، باب في تخفيفهما: ١٢٥٨، مسند أحمد: ٦/ ٤٠٥؛ واللفظ له. ابن سیلان کو سوائے امام ابن حبان کے کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ ② صحيح، سنن أبي داود، كتاب التطوع، باب الأربع قبل الظهر و بعدها: ١٢٦٩، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب: ٤٢٨؛ سنن النسائي، كتاب قيام الليل، باب الاختلاف على إسماعيل بن أبي خالد: ١٨١٤، ١٨١٥؛ مزید دیکھیے: المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٢٣٥، ح: ٤٥٣؛ مسند الشاميين للطبراني: ٢/ ٣٧٣، ح: ١٥٢٤، اس حدیث کے بہت سے شواہد صحیح وحسن اسناد کے ساتھ موجود ہیں۔ والحمد لله

4 عصر سے پہلے چار رکعات پڑھنا رحمت کا باعث ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا» ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے۔''

① إسناده حسن ، سنن أبي داود، كتاب التطوع ، باب الصلاة قبل العصر: ١٢٧١؛ سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الأربع قبل العصر: ٤٣٠ ؛ مسند أبي داود الطيالسي : ١٩٣٦۔
تنبیه: مسند أبی داودالطیالسي وغیرہ کی سند میں غلطی ہے۔ واللہ اعلم۔

نواں باب

گھر سے نکلتے اور داخل ہوتے وقت دو رکعتیں نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوءِ، وَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوءِ» [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں نماز ادا کرو، یہ تمہیں اندرونی کی برائی سے باز رکھے گی اور جب نکلو تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرو یہ بیرونی برائی سے بچائے گی۔''

[1] ضعيف، مسند البزار: ١٥/ ١٨٧، ح: ٨٥٦٧، شعب الإيمان للبيهقي: ٤/ ٤٦١، ح ٢٨١٤، المخلصيات لأبي طاهر المخلص: ٣/ ٤١٢، ح: ٢٨١٨؛ یہ روایت بکر بن عمرو (راوی) کے وہم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دسواں باب

گھر سے نکلتے وقت کا ذکر

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَيْتِي إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» ①

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرماتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» "اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، میں کسی کو بیوقوف بناؤں یا مجھے بیوقوف بنایا جائے۔"

① ہدایت، کفایت اور بچاؤ کا ذریعہ بننے والی دعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «إِذَا خَرَجَ

① إسناده ضعيف، سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته:5094؛ سنن الترمذي، أبوب الدعوات، باب منه (دعاء: ((بسم الله توكلت على الله)): 2427، سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا خرج من بيته: 3884۔ یہ روایت امام شعبی اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھیے: تهذيب التهذيب لا بن حجر: 2/ 265۔

الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ، وَكُفِيتَ، وَوُقِيتَ، فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ، وَوُقِيَ» [1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلے اور یہ دعا پڑھے: «بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» ''اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسا کیا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی قوت ہی ہے تو اس سے کہا جاتا ہے: تو ہدایت پا گیا، کفایت کیا گیا اور محفوظ رکھا گیا۔ پھر شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے تو دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: اس آدمی کو (گمراہ کرنا) تیرے لیے کیسے ممکن ہے، جبکہ اسے ہدایت دی گئی، کفایت کیا گیا اور بچا لیا گیا۔''

[1] إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته: 5095، سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا خرج من بيته: 3426، ابن جریج نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ والحمدلله ۔ دیکھیے: المختارة للمقدسی:4/ 372، ح: 1540، نسخه أخري: ٢/ 238۔

گیارھواں باب

باجماعت نماز

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾[1]

''ان عظیم گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا کہ بلند کیے جائیں اور ان میں اس (اللہ) کے نام کا ذکر کیا جائے، اس میں صبح و شام تسبیح بیان کرتے ہیں، ایسے مرد جنھیں اللہ کے ذکر، نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت۔ وہ اس دن سے خوف زدہ ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی، تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کے بدلے میں بہترین بدلہ دے اور اپنے فضل سے (اور) زیادہ دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

(1) باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ

[1] ۲٤/ النور: ۳٦ـ ۳۸ـ

مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))①

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔''

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَضْلُ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً))②

وَفِي رِوَايَةٍ: ((كُلُّهَا مِثْلُ صَلَاتِهِ))③

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت نماز اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''ہر درجہ اس کی نماز کے برابر ہوگا۔''

امام غالب القطان فرماتے ہیں: ''میری عشاء کی نماز فوت ہوگئی تو میں نے پچیس مرتبہ نماز پڑھی تاکہ (باجماعت) فضیلت کو پاسکوں پھر میں سوگیا تو (خواب) میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں عمدہ گھوڑے پر سوار ہوں اور بہت تیز دوڑ رہا ہوں اور ان سواروں تک نہیں پہنچ پا رہا، تو کہا گیا: انھوں نے نماز

① صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة: ٦٤٥، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة ......: ٦٥٠، (١٤٧٧)، اللفظ له۔

② صحيح، مسند أحمد: 1/ 376، مسند البزار (كشف الأستار): 1/ 227، ح: 458؛ مسند أبي يعلى: ٨/ ٤١٣، ح: ٤٩٩٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ١٢٨، ح: ١٠١٠٣؛ وغير ذلك یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے کیونکہ محمد بن فضیل نے عطا بن السائب سے اختلاط کے بعد سنا ہے۔ دیکھیے: الجرح و التعديل لابن أبي حاتم: 6/ 334۔ اسی طرح دوسری سند قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس کے شواہد صحیح مسلم: 650(1479) وغیرہ میں موجود ہیں، لہٰذا یہ روایت صحیح ہے، نیز دیکھیے: سنن ابن ماجه: 790، ٧٨٦۔

③ إسناده ضعيف، مسند أحمد: 1/ 437، مسند البزار (كشف الأستار): ١/ 227، ح 457، مسند البزار: 5/ 426، المعجم الكبير للطبراني: 10/ 127۔ یہ روایت قتادہ بن دعامہ اور دوسرے طریق میں ابواسحاق کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

جماعت کے ساتھ پڑھی ہے اور تو نے اکیلے نماز پڑھی ہے۔''①

② باوضو ہو کر باجماعت نماز کے لیے مسجد جانے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوا، أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا» ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر (مسجد کی طرف) جائے اور لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے اس کے برابر اجر عطا کرے گا جس نے حاضر ہو کر (باجماعت) نماز ادا کی اس سے ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔''

③ نماز باجماعت کی حفاظت کرنے والا ہدایت یافتہ و مومن ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى، بِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وسلم سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَو أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَو تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ،......

① أخبار أصبهان لأبي نعيم الأصبهاني: 1/ 223۔ ترجمة أيوب بن عمران، حلية الأولياء: 6/ 185؛ یہ واقعہ ابہام اور مجاہیل رواۃ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ واللہ اعلم

② حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب فی من خرج يريد الصلاة فسبق بها: 564، سنن النسائي، كتاب الإمامة، باب حد إدراك الجماعة: 856، مسند أحمد: ٢/ ٣٨٠، المستدرك للحاكم: 1/ 208، 209۔ محصن بن علی کو حافظ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا اور حاکم و ذہبی نے اس کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے شواہد بھی ہیں۔ و الحمد للہ۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ، مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.①

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص چاہتا ہے: ''کل مسلمان حالت میں اللہ سے ملاقات کرے تو اسے چاہیے ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں سے انہیں پکارا جائے، یعنی اذان دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے متعین کیے ہیں اور یہ بھی انہیں ہدایت کے راستوں میں سے ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو جیسے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو ضرور تم اپنے نبی کا طریقہ وسنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔۔۔

اور ہم دیکھتے تھے کہ منافق کے سوا کوئی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا جس کا نفاق ظاہر ہوتا اور ایک شخص جسے دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا۔ یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى: 654(1488)

بارھواں باب

وضو کرنے کے بعد مسجد کی طرف جانا

① وضو کر کے مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ...» ①

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے گھر سے طہارت حاصل کر کے فرض نماز کے لیے (مسجد کی طرف) جائے تو اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کے مانند ہے۔“

② باوضو ہو کر مسجد کی طرف جانے والے کے لیے جنت کی ضمانت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ» ②

① إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة: 558، مسند أحمد: 5/ 268۔ ② إسناده صحيح، سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر: 2494، الأدب المفرد للبخاري: 1094، المستدرك للحاكم: 2/ 73، صحيح ابن حبان: 2/ 252، ح: 499، و اللفظ له۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تین اشخاص کا ضامن ہے۔ اگر وہ زندہ رہیں گے تو رزق سے نوازے جائیں گے اور کفایت کیے جائیں گے اور اگر مر گئے تو اللہ جنت میں داخل کرے گا:

- جس شخص نے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کیا تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔
- جو شخص (گھر سے) مسجد کی طرف نکلے تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔
- جو شخص اللہ کے راستے میں نکلے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔''

3 وضو کر کے مسجد کی طرف جانے والے سے اللہ خوش ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُسْبِغُهُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ» [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی مکمل اور اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر صرف نماز کے لیے مسجد میں آتا ہے تو اللہ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کوئی کسی غائب کے حاضر ہونے پر خوش ہوتا ہے۔''

[1] إسناده ضعيف، مسند أحمد: 2/ 307، صحيح ابن خزيمة: 1491۔ یہ روایت ابوعبیدہ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھیے: العلل للدارقطني: 11/ 9، رقم: 2086، الإتحاف لابن حجر: 15/ 892۔

البتہ سنن ابن ماجہ: ۸۰۰؛ ابن خزیمہ: ۳۵۹، ۱۵۰۳؛ اور ابن حبان: ۲۲۷۸؛ میں صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان شخص نماز اور ذکر کے لیے باقاعدگی کے ساتھ مساجد میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح مسافر کے اہل خانہ اس کے گھر واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔''

④ باوضو ہو کر صبح وشام مسجد کی طرف جانے والے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ» ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ مسجد کی طرف صبح یا شام گیا، اللہ اس کے لیے ہر صبح اور شام جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔''

⑤ مساجد آباد کرنے والوں کے لیے ایمان کی گواہی

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ» قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ﴾ (التوبة: ۱۸)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی آدمی کو مسجد کی طرف آتے جاتے (مسلسل) دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ﴾ (التوبة: ۱۸) ②
''اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔''

① صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح: 662، صحيح مسلم، كتاب المساجد،باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات:669(1524)واللفظ له ② إسناده حسن، سنن الترمذي، أبواب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة: 2617، 2033۔ سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة: 802، صحيح ابن خزيمه: 1502، صحيح ابن حبان: 1721، المستدرك للحاكم: 2/332، راجح بات یہی ہے کہ دراج بن سمعان أبوالسمح کی ابوالھیثم سے روایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے تاریخ یحییٰ بن معین، روایۃ الدوری: ۵۰۳۹: اسماء الثقات لابن شاہین: ۳۴۹؛ المستدرک للحاکم: ۲/۲۴۶، ۲۴۷؛ وغیرہ۔

6 مسجد کی طرف آنے والا اللہ تعالیٰ کا زائر ہے

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ إِلَّا كَانَ زَائِرَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ)) [1]

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان وضو کرتا ہے اور اپنے وضو کو اچھی طرح کرتا ہے (اور مسجد جاتا ہے) تو وہ اللہ عزوجل کا ملاقاتی ہے اور میزبان پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے ملاقاتی کی عزت وتکریم کرے۔''

[1] إسناده صحيح، المعجم الكبير للطبراني: 6/ 255، ح: 6145

تنبیہ: اس روایت کا راوی سعید بن یحیی بن سعید الأموی اپنے تین چچاؤں سے روایت کرتا ہے، اور اس حدیث میں محمد بن سعید الأموی سے روایت ہے اس کی تعیین امام خطیب بغدادی نے :(موضح أوهام الجمع و التفريق: 2/ 281 تحت: ذكر علي بن سعيد بن بشير الرازي) کر رکھی ہے۔ اسے حافظ ابن حبان نے (الثقات: ٧/ ٤٢٦) میں ذکر کیا ہے اور امام دارقطنی نے (العلل الواردة: 11/ 327، س: 2315، تاريخ بغداد: 5/ 304) ثقہ قرار دیا ہے۔

تیرہواں باب

مسجد کی طرف چل کر جانا

① مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ۔ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ۔ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ...» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر اور بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ (ثواب) ہے کیونکہ جب بندہ اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر صرف نماز ہی کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے، اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے......''

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ: 647۔

اللّٰہِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (ضرور بتلائیں) آپ نے فرمایا: ''مشقت کے وقت (اچھی طرح) مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط (سرحد کی پاسداری) ہے۔''

② پیدل مسجد جانے پر ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ» ②

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گھر سے مسجد کی طرف نکلے (تو) اس کے لیے ہر قدم کے بدلے میں جو وہ اٹھاتا ہے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

③ پیدل مسجد جانے پر ہر قدم کے بدلے میں صدقہ لکھا جاتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ، يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ،

① صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره: 251- (٥٧٨) ② إسناده حسن، مسند أحمد: 4/ 159، ح: 17461، مسند أبي يعلى: 3/ 286، ح: 1747، شرح السنه للبغوى: 2/ 359، ح: 474، الزهد لابن المبارك: 410- حسن بن موسیٰ الاشیب کی متابعت عبداللہ بن مبارک نے کر رکھی ہے۔ والحمد للہ، نیز دیکھیے: صحيح ابن خزيمة: 1492، صحيح ابن حبان: 2045-

وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ)) ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر روز ہر جوڑ پر صدقہ ہے، آدمی کی اس کی سواری پر سوار کرنے میں مدد کردے یا اس پر سامان لادوے (تو) یہ صدقہ ہے، بھلی بات اور ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھائے صدقہ ہے اور راستے کی رہنمائی کرنا (بھی) صدقہ ہے۔''

④ مسجد کی طرف جانے والے کے لیے مغفرت کی امید کی جاتی ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ)) ②

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو شخص نماز کے لیے مکمل وضو کرے، پھر فرض نماز کے لیے مسجد کی طرف چل کر جائے اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

⑤ نماز کے لیے اٹھایا گیا ہر قدم نماز ہی متصور ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهِ قَالَ: ((أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ، وَحَمْلُكَ

① صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر: 2891۔ ② صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه: 232(549)

عَنِ الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَإِنحَاؤُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلاةٌ، وكُلُّ خطوَةٍ تَخطُوهَا إِلَى الصَّلاةِ صَلَاةٌ)) ①

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر انسان پر روزانہ نماز ضروری ہے۔'' لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو سخت ترین چیز آپ ہمارے پاس لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا نماز ہے، تیرا کمزور آدمی کا بوجھ اٹھانا نماز ہے، راستے سے گندگی ہٹانا نماز ہے، اور تیرا نماز کے لیے اٹھایا گیا ہر قدم نماز ہے۔''

عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: مَشِيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَى الصَّلَاةِ، وَقَد أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَكَانَ يُقَرِّبُ بَيْنَ الْخُطَا فَقَالَ لِيْ: أَتَدْرِي، لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ فَقُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: كَذَا فَعَلَ بِيْ زَيْدُبْنُ ثَابِتٍ لِيَكُونَ أَكْثَرَ لِخَطْوِنَا. ②

ثابت البنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے لیے پیدل جا رہا تھا، جبکہ نماز کھڑی ہو چکی تھی۔ آپ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے تو مجھے فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو میں ایسا کیوں کر رہا ہوں؟ میں نے کہا: آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ (چل کر) ایسے ہی کیا تھا، تا کہ ہمارے قدم (مسجد کی جانب) زیادہ ہو جائیں۔''

① اسناده ضعيف، ابن خزيمة: 1497، ابن حبان: 999، مسند أبي يعلى: 4/ 325، ح: 2434، 2435۔ سماک بن حرب کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ دیکھیے (التقريب:٢٦٢٤) ② الضعفاء للعقيلي: 3/144، ح: 2697، و اللفظ له، علل الحديث لابن أبي حاتم: 548، المعجم الكبير للطبراني: 5/ 117، ح: 4796؛ و سنده صحيح۔ یاد رہے اس معنی کی مرفوع روایت ثابت نہیں ہے۔

6 تاریکی میں مساجد کی طرف چلنے والوں کے لیے نور کی بشارت

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ①

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تاریکی میں مساجد کی طرف جانے والوں کے لیے قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنادو۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَيُضِيءُ لِلَّذِينَ يَتَخَلَّلُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِنُورٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن بلند نور سے منور کرے گا۔''

7 آدمی کے مساجد کی طرف چلنے کے نشانات لکھے جاتے ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ

① حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشي إلي الصلاة في الظلم: 561، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في فضل العشاء و الفجر في الجماعة: 223، سنن ابن ماجه، أبواب المساجد و الجماعات، باب المشي إلى الصلاة: 781۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے، نیز دیکھیے: سنن ابن ماجه : 780، صحيح ابن خزيمة: 1498، المستدرك للحاكم: 1/212۔ ② إسناده ضعيف، المعجم الأوسط للطبراني: 1/ 467، ح: 847، الترغيب في فضائل الأعمال و ثواب ذلك لابن شاهين: 93۔ ابراہیم بن قدامہ مجہول ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ نے کہا: "إذا تفرد بحديث لم يكن بحجة لأنه ليس بالمشهور۔" (مسند البزار: 15/ 66)

أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ » قَالُوا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ. فَقَالَ: «يَابَنِي سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ آثَارُكُمْ» ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسجد (نبوی) کے اردگرد کچھ جگہیں خالی ہو گئیں تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، چنانچہ جب نبی ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا: ”مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟“ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا ارادہ ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنوسلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے (قدموں) کے نشانات لکھے جاتے ہیں، اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے (قدموں) کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔“

8 مساجد کی طرف قدم اٹھانے والا گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ۔ قَالَ: أَحْسِبُهُ فِي الْمَنَامِ۔ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي۔ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فِي الْكَفَّارَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ

① صحيح مسلم، كتاب المساجد ، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد : 665(1519)

وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ...)) [1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج رات میرا رب تعالیٰ میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا (راوی کا خیال ہے کہ یہ خواب کا معاملہ ہے) اور فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو معلوم ہے کہ مقربین فرشتے کس متعلق جھگڑ رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ نے اپنے ہاتھ کو میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا۔ یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے چھاتی یا سینے میں محسوس کی اور مجھے آسمان وزمین کی چیزوں کا علم ہو گیا، پھر اس کے بعد اللہ نے پوچھا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو معلوم ہے کہ مقربین فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، کفارات کے بارے میں، اور (گناہوں کو مٹانے والے) کفارات یہ ہیں: مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرے رہنا، جماعت کے لیے پیدل جانا، ناپسندیدگی کے باوجود مکمل وضو کرنا اور جو شخص ایسا کرے گا وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی پر مرے گا اور گناہوں سے ایسے صاف ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی جنا ہو......''

[1] إسناده ضعيف، سنن الترمذي، أبواب تفسير القرآن، باب و من سورة صٓ: 3233، 3234، مسند أحمد: 1/ 368۔ ابو قلابہ کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں، اور دوسرے طریق میں قتادہ مدلس ہیں۔ اس روایت کا ایک شاہد (سنن الترمذی: 3235، مسند أحمد: 5/ 243 و سندہ حسن) وغیرہ میں موجود ہے، لیکن وہ قدرے مختصر ہے۔

چودھواں باب

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: «مِنَ السُّنَّةِ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلِكَ الْيُمْنَى، وَإِذَا خَرَجْتَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلِكَ الْيُسْرَى» ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ تو جب مسجد میں داخل ہو تو دائیں پاؤں کو پہلے رکھ اور جب باہر نکلے تو بائیں پاؤں کو پہلے رکھ۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: «اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ» ②

سیدنا ابوحمید یا ابو اسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

① المستدرك للحاكم: ١/ ٢١٨، ابوحفص عمر بن جعفر المفید البصری جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔
فائدہ: صحیح بخاری (قبل حدیث: ٤٢٦، تعليقًا) میں ہے: ''وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى'' ابن عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھتے، پھر جب نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں رکھتے تھے، البتہ امام بخاری 1 نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث: ''كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ'' کے عموم سے استدلال کرتے ہوئے باب قائم کیا ہے: ''بَابُ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ)) مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں (پاؤں پہلے) رکھنا وغیرہ، لہٰذا مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں ہی پہلے رکھے۔ واللہ اعلم ② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما يقول إذا دخل المسجد: 713(1652)

«اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے'' اور جب نکلے تو کہے: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ» ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

(1) وہ کلمات جن کے ذریعے سے پورا دن شیطان سے حفاظت ہوتی ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: «أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، قَالَ: أَقَطْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: «فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ» [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:

«أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

''میں عظمت والے اللہ اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہوا۔'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان یہ پڑھ لیتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے پورا دن محفوظ کر دیا گیا۔''

[1] إسناده صحيح: سنن أبي داود، كتاب الصلاة ، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد : 466، الدعوات الكبير للبيهقي: 68۔

پندرہواں باب

مسجد میں داخل ہونا اور اس میں نماز پڑھنا

(1) مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا کفارۂ گناہ ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷛ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءِ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَغْتَرُّوا» [1]

سیدنا عثمان بن عفان ﷛ سے روایت کہ انہوں نے اچھی طرح سے وضو کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور وہ اس مجلس میں تھے۔ آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور فرمایا: ''جو شخص اس وضو کی طرح وضو کرے، پھر مسجد آئے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر بیٹھے، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

سیدنا عثمان بن عفان ﷛ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس وجہ سے) غرور (یا کسی دھوکے) میں مبتلا نہ ہو جانا۔''

[1] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب قول اللّٰہ تعالیٰ یا ایھا الناس ان وعد اللّٰہ حق: 6433۔

میں (مؤلف) کہتا ہوں: نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعتیں نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرنے سے قبل نہ بیٹھے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ» ①

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔"

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا» ②

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو مختصر رکعتیں ادا کرے۔"

① صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى: 1163۔
② صحيح مسلم، كتاب الجمعة ، باب التحية و الإمام يخطب: 875(2024)

فائدہ: امام نسائی رحمہ اللہ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے باب قائم کیا ہے: "الرخصة في الجلوس فيه و الخروج منه بغير صلاة" مسجد میں بغیر نماز پڑھے بیٹھنا اور اس سے نکل جانے کی رخصت، اسی طرح امام ابوادریس الخولانی رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ وہ دمشق کی مسجد میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سامنے جا کر بیٹھ گئے لیکن انہوں نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی۔ دیکھئے: (موطأ امام مالک: ۲/ ۳۵۴) تو اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا حکم افضل اور بہتر ہے اور اگر کوئی کسی وجہ سے نماز پڑھے بغیر بیٹھ جائے تو اس کا جواز موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سولہواں باب

مسجد میں نماز کا انتظار کرنا

① مسجد میں نماز کا انتظار کرنے والا نماز ہی میں ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «...لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے وہ شخص ہمیشہ نماز ہی میں ہے جسے گھر جانے سے نماز کے علاوہ کوئی چیز مانع نہیں۔''

② مسجد میں نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، لَمْ يُحْدِثْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ» ②

① صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ و فضل المساجد: 659، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الصلاۃ المکتوبة في جماعة......: 649(1510) ② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس في المسجد ینتظر الصلاۃ و فضل المساجد: 659،صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الصلاۃ المکتوبة في جماعة......٦٤٩ (1511)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے تم میں سے ہر شخص کے لیے اس وقت تک دعا کرتے ہیں جب تک وہ باوضو نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو معاف کردے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔۔۔''

3 مسجد میں نماز کا انتظار کرنے والا قیام اللیل کرنے والے کی طرح ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «اَلْقَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ» ①

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کا انتظار کرنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے، گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر واپس آنے تک نماز ہی میں لکھا جاتا ہے۔''

4 مسجد میں دو آیتیں تلاوت کرنا دو اونٹیاں لانے سے بہتر ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ، فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذَلِكَ۔ قَالَ: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ، أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ؟» ②

① إسناده حسن، مسند أحمد: 4/ 159، ح: 17461، مسند أبي يعلى: 3/ 286، ح: 1747؛ صحيح ابن حبان: 2038؛ و اللفظ له، صحيح ابن خزيمة: 1492۔

② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قرأة القرآن في الصلاة و تعلمه: 803(1873)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے گھر سے) نکلے اور ہم لوگ صفہ میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون شخص یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ مقام بطحان یا عقیق جائے اور دو بلند کوہان والی موٹی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لائے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ایسا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی مسجد جاتا ہے اور علم حاصل کرتا ہے یا قرآن کریم کی دو آیتیں تلاوت کرتا ہے تو دو اونٹنیوں سے بہتر ہے تین آیتوں کی تلاوت تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار کی تلاوت چار اونٹنیوں سے بہتر ہے اسی طرح جتنی آیات ہوں گی اتنے ہی اونٹوں سے بہتر ہوں گی۔''

5 مسجد میں تعلیم و تعلم کے لیے آنے والے کو مکمل حج کا ثواب ہے

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا، أَوْ يُعَلِّمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ» ①

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف صرف خیر سیکھنے یا سکھلانے کی غرض سے جائے تو اس کے لیے اس کے مکمل حج کا اجر و ثواب ہے۔''

① إسناده حسن، المعجم الكبير للطبراني: 111/8، ح7473، المستدرك للحاكم: 91/1۔ فائدہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو ہماری اس مسجد میں خیر سیکھنے یا سکھانے کے لیے آیا تو گویا وہ اللہ کے راستے میں مجاہد کی طرح ہے۔'' المستدرك للحاكم: 1/ 91، ح 310، سنده حسن)

سترہواں باب

نماز کے لیے قیام، صفوں کی درستی اور پہلی صف کا اہتمام

① نماز کے وقت مسواک کرنا رب کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:
«لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ» ①
قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ. ②

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

چنانچہ سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ نماز کے لیے مسجد میں حاضر ہوتے تو ان کی

① إسناده صحيح، مسند أحمد، 4/116، ح: 17048؛ نیز دیکھیے: صحيح البخاري، كتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة: 887، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره: 252(589) ② إسناده ضعيف، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في السواك: 23، واللفظ له، سنن أبي داود، كتاب الطهارة باب السواك: 47، المعجم الكبير للطبراني: 5/ 244، ح: 5224۔ یہ روایت محمد بن اسحاق کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مسواک ان کے کان پر کاتب کے کان پر قلم رکھنے کی طرح ہوتی تھی۔ جب نماز کی اقامت کہی جاتی تو مسواک کرتے، پھر اس کی جگہ پر لوٹا دیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «السواک مَطهرة لِلفَمِ، مَرضاة لِلرَّبِّ» ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔''

② تکبیر تحریمہ پانے کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ» ②

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن باجماعت تکبیر تحریمہ کے ساتھ اللہ کے لیے نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے: جہنم سے براءت اور نفاق سے براءت۔''

③ تکبیر تحریمہ اور سلف صالحین

① سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام اکٹھے ہوئے ان میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ان میں سے ایک نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں کہ تکبیر تحریمہ چھوٹ جائے

① صحیح، مسند أحمد: 2/ 250، ح: 7412، مسند أبي يعلى: 8/ 315 ح: 4916، نیز دیکھیے: صحيح البخاري، قبل حديث: 1934، تعليقاً ② إسناده ضعيف، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في فضل التكبيرة الأولىٰ: 241۔ نیز دیکھیے: مصنف عبد الرزاق: 1/ 527، رقم: 2019 (موقوفًا) شعب الإيمان للبيهقي: 4/ 345۔ حبیب بن ابی ثابت کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے، علاوہ ازیں ائمہ نے اسے معلول قرار دیا ہے، نیز یہ موقوفاً بھی ضعیف ہے۔

اور مجھے سو بکریاں مل جائیں۔ دوسرے نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں کہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ فوت ہوجائے، اگرچہ مجھے وہ سب مل جائے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ تیسرے نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں کہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ فوت ہوجائے اور میں عشاء سے لے کر فجر تک نماز ادا کروں اگر میں ایسا کر بھی لوں تو میرا گمان ہے کہ جو فوت ہوگیا حاصل نہیں ہو سکے گا۔ ①

2. امام مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک صحابی سے سنا (میرے علم کے مطابق وہ غزوہ بدر میں شریک تھے) انہوں نے اپنے بیٹے سے پوچھا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ لڑکے نے کہا: جی ہاں، پھر پوچھا: کیا پہلی تکبیر (امام کے ساتھ) پا گئے تھے؟ لڑکے نے کہا: نہیں۔ تو صحابی نے کہا: جو چیز تم سے فوت ہوگئی ہے وہ ایسی اونٹنیوں سے بہتر ہے جو سب کی سب سیاہ آنکھوں والی ہوں۔ ②

3. امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھ سے (امام کے ساتھ) تکبیر تحریمہ پچاس سال سے نہیں چھوٹی۔'' ③

4. امام یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ سے روایت ہے: ''ایک آدمی نے نماز میں سستی برتی یہاں تک کہ امام نے اللہ اکبر کہہ دیا تو سیدنا عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو تم سے فوت گیا ہے وہ ہزار سے بہتر ہے۔'' ④

5. امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام اعمش رحمہ اللہ سے تقریباً ستر سال سے تکبیر

① ضعیف، الترغیب في فضائل الأعمال و ثواب ذلك لابن شاهين: 107؛ عبید اللہ بن الولید الوصافی ضعیف اور حسن بصری مدلس ہیں۔ ② ضعیف مصنف عبد الرزاق: 1/ 527، رقم: 2021؛ ابو یحییٰ القتات جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ ③ ضعیف جدًا، حلية الأولیا لأبی نعیم الأصبهانی: 2/ 163؛ عبد المنعم بن إدریس بن سنان سخت ضعیف اور اس کا والد بھی ضعیف ہے، نیز اس میں دوسری علل بھی ہیں۔ ④ ضعیف، مصنف عبد الرزاق: 1/ 527، رقم: 2020؛ امام عبد الرزاق مدلس ہیں اور امام یحییٰ بن ابی کثیر اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے درمیان انقطاع بین ہے۔

تحریمہ نہیں چھوٹی اور میں تقریباً دو سال سے ان کے پاس آ جا رہا ہوں میں نے ان کو کبھی کسی رکعت کی قضا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ①

6 اللہ رب العالمین کے اس فرمان: ﴿سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ ''تم اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔'' کے بارے میں امام مکحول کا بیان ہے: وہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کا پانا ہے۔ ان کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ اور پہلی صف میں پہنچنا ہے۔ ②

7 امام ابراہیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے: جب آدمی کو تکبیر تحریمہ میں لاپرواہی کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے اپنے ہاتھ کو دھولو۔ ③

4 پہلی صف میں نماز کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهَمُوا...» وَفِي لَفْظٍ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً» ④

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اذان اور پہلی صف کی فضیلت جان لیں، پھر قرعہ کے بغیر اس کو حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ ڈالیں گے۔''

① مسند علی بن الجعد: 777؛ وسنده صحيح إلى وكيع۔ ② تفسير القرطبى: 17/ 256؛ یہ قول باسند نہیں مل سکا۔ واللہ اعلم تنبیہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی یہی تفسیر مروی ہے۔ دیکھیے: (شعب الإيمان للبيهقي: 4/ 363؛ الكامل لا بن عدي: 8/ 39 الرشد) لیکن عثمان بن مطر الشیبانی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ثابت نہیں ہے۔ ③ ضعيف حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني: 4/ 215؛ امام نعیم اصبہانی کے استاذ محمد بن عمرو بن سلم کے حالات نہیں مل سکے اور سفیان ثوری مدلس ہیں۔ ④ صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان: 615؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف و إقامتها و فضل الأول فالأول منها......: 437(981)، 439(984)

اور صحیح مسلم کے الفاظ ہیں: ''اگر تم لوگ پہلی صف کی فضیلت جان لو تو ضرور قرعہ ڈالو۔''

⑤ پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يأْتِينَا فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ: «لَا تَخْتَلِفُ صُفُوفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» ①

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آتے، ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھوتے اور فرماتے: ''اپنی صفوں میں اختلاف نہ کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔''

⑥ نبی ﷺ کا پہلی اور دوسری صف والوں کے لیے دعا واستغفار کرنا

عَنِ العِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: «كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا، وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً» ②

''رسول اللہ ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین بار اور دوسری صف والوں کے لیے ایک بار دعا کیا کرتے تھے۔''

① إسناده صحيح، مسند أحمد: 4/ 304، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات، باب فضل الصف المقدم: 997، 999؛ مزید دیکھیے: سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف: 664، صحيح ابن خزيمة: 1551، صحيح ابن حبان: 2161۔ ② إسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الإمامة، باب فضل الصف الأول على الثاني: 818، مسند أحمد: 4/ 128، نیز دیکھیے: سنن ابن ماجه: 996، المستدرك للحاكم: 1/ 214۔

⑦ صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ» ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ صف میں دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

⑧ صفیں ملانے (خلا پُر کرنے) کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ» ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صفیں ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

① إسناده ضعيف، سنن أبي داود، كتاب الصلاة ، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف و كراهية التأخر: 676،سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات، باب فضل ميمنة الصف: 1005، صحيح ابن حبان: 2160۔ سفیان ثوری مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کے متن کو غیر محفوظ قرار دیا ہے۔ دیکھیے: السنن الکبریٰ: ۳/ ۱۰۳۔فائدہ: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تو ہم آپ کے دائیں جانب کھڑے ہونے کو پسند کرتے اور آپ ﷺ اپنے چہرے کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوتے۔'' صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب يمين الإمام: ۷۰۹، (۱٦٤٢) ② إسناده حسن، مسند أحمد : 6/ 67، سنن ابن ماجه : أبواب إقامة الصلوات، باب إقامة الصفوف: 995؛ مزید دیکھیے: صحيح ابن خزيمة: 1550۔

9 جوصف کو ملائے اللہ اسے ملائے گا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ» ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صف کو ملائے گا اللہ اسے ملائے گا، اور جو صف کو کاٹے اللہ اسے کاٹے گا۔''

10 پہلی صفوں میں آگے بڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ آگے کر دیتا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّراً فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا فَائْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ» ②

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو (اگلی صف سے) پیچھے رہتے دیکھا تو ان سے فرمایا: ''آگے بڑھو اور میری پیروی کرو، پھر تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں جو لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا۔''

① إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف: 663، سنن النسائي كتاب الإمامة، باب الصف المؤخر: 820، صحيح ابن حبان: 1549، المستدرك للحاكم: 1/ 213۔ ② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول منها...... ٤٣٨(٩٨٢)۔

اٹھارواں باب

نماز میں داخل ہونا

① (نمازی) جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے نماز کے تمام اعمال اللہ کی توحید اور اس کی تعظیم ہیں

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ کی توحید کے بعد کوئی عمل اللہ کے لیے نماز پڑھنے سے افضل نہیں کیونکہ اس کی ابتدا توحید اور تکبیر کے ساتھ اللہ کی تعظیم سے ہوتی ہے۔ پھر اللہ کی ثنا اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہے جو کہ اللہ کی حمد وثنا ہے، اس کی بزرگی اور اس سے دعا کرنا ہے۔ اسی طرح رکوع وسجود کی تسبیحات، سر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیرات، یہ سب اللہ کی توحید اور اس کی تعظیم ہے، اس کا خاتمہ اللہ کی توحید اور اس کے رسول ﷺ کی رسالت کی گواہی کے ساتھ ہوتا ہے، نماز کے رکوع وسجود اس کے لیے خشوع اور تواضع ثابت کرنے کے لیے ہے، نماز کے شروع، رکوع جاتے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرنا اللہ کی تعظیم اور اس کے جلال کا بیان ہے۔ دائیں (ہاتھ) کو بائیں پر رکھ کر اللہ کے لیے کھڑے ہوجانا اس کے لیے عاجزی وانکساری اور عبادت کے ساتھ انقیاد واطاعت کا اقرار ہے۔''[1]

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا:

[1] تعظیم قدر الصلاۃ: ۱/ ۲٦٨۔

آدمی جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی قرأت اور نماز میں کس چیز کی نیت کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ نیت کرے کہ اپنے رب تعالیٰ سے سرگوشی کر رہا ہے۔"①

نماز میں رفع یدین کرنے سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: « إِنَّهُ يُكْتَبُ فِي كُلِّ إِشَارَةٍ يُشِيرُهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ فِي الصَّلَاةِ بِكُلِّ أُصْبُعٍ حَسَنَةٌ أَوْ دَرَجَةٌ » ②

اس سے نماز میں رفع یدین کرنے کی فضیلت واضح ہے۔ والحمدللہ

سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں جو آدمی اشارہ کرتا ہے اس کے لیے ہر (مسنون) اشارے کے بدلے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ لکھا جاتا ہے۔"

امام حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے شک دو آدمی ایک (ہی) نماز میں ہوتے ہیں اور ان کے درمیان فضیلت کے اعتبار سے اتنا فرق ہوتا ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اس کی توجیہ کی کہ ان میں سے ایک دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر (نماز ادا کرتا) ہے اور دوسرا غافل اور لاپروا ہے۔"③

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فلاح وکامیابی کو نمازی کے اس کی نماز میں خشوع کے ساتھ معلق کیا ہے تو جس نے نماز کے خشوع کو فوت کر دیا وہ فلاح پانے والوں میں سے نہیں اور خشوع کا حصول تیزی اور ٹھونگے مارنے سے قطعی طور پر محال ہے، بلکہ خشوع اطمینان کے بغیر قطعاً حاصل نہیں ہوتا، جس

① تعظيم قدر الصلاة للمروزي: ١٥٩، حلية الأولياء: ٧/ ٤٠؛ وسنده صحيح۔

② اسناده حسن، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٩٧؛ مسائل الإمام أحمد برواية صالح بن أحمد: ١٥٧٥؛ شرح بن باعان جمہور کے نزدیک حسن الحدیث ہیں۔

فائدہ: اس روایت میں اشارے سے مراد رکوع جاتے اور اس سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرنا ہے، دیکھئے: معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٢/ ٤٣٥، مسائل الإمام أحمد برواية عبدالله: ٢٥٣؛ وغير ذلك۔ ③ حلية الأولياء: ٦/ ٧١، الزهد والرقائق لابن المبارك (زوائد نعيم بن حماد): ٢/ ٢٤؛ واللفظ له، وسنده صحيح۔

قدر اطمینان زیادہ ہوگا اسی قدر خشوع زیادہ ہوگا، جب خشوع نہیں ہوتا، تو نہ عبادت میں توجہ رہتی ہے اور نہ حقیقت عبودیت کی معرفت باقی رہتی ہے۔"①

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)) ②

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، لہٰذا وہ اپنی دائیں جانب نہ تھوکے، البتہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (تھوک سکتا ہے)۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ كُسْلَانٌ، وَلٰكِنْ يَقُومَ إِلَيْهَا طَلِقَ الْوَجْهِ، عَظِيمَ الرَّغْبَةِ، شَدِيْدَ الْفَرْحِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي اللّٰهَ تَعَالَى، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَامَهُ يَغْفِرُ لَهُ، وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ ثُمَّ يَتْلُوابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ الْآيَةَ:

﴿وَ إِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾ (٤/ النساء: ١٤٢) ③

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آدمی کا سستی کی حالت میں نماز کے لیے کھڑے ہونا ناپسندیدہ ہے بلکہ چہرے کی بشاشت، عظیم رغبت اور خوب مسرت وفرحت کے ساتھ کھڑا ہو، کیونکہ وہ اللہ سے سرگوشی کرتا ہے اور اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے اس کو معاف کرتا ہے اور اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿وَ إِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾ "یعنی جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔"

① کتاب الصلاة: ص، ۳۳۹۔ ② صحیح البخاري، کتاب مواقیت الصلاة، باب المصلي يناجي ربه عزوجل: 531۔ ③ اسناده ضعیف، الترغیب و الترهیب لأبي القاسم الأصبهاني: 2/ 418، ح: 1904؛ نیز دیکھیے: تفسیر ابن کثیر: 4/ 317؛ عبید اللہ بن زحر کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیے: مجمع الزوائد: 5/ ٥٤_فائدہ: تفسیر ابن أبي حاتم: 4/ 1095، رقم: 6139؛ تاہم کتاب الصمت لابن أبي الدنیا: 365؛ میں یہ اثر مختصر مگر حسن سند کے ساتھ مروی ہے۔ والحمد للہ۔

(2) نماز میں خشوع وخضوع کامیاب مومنین کی صفات میں سے ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝﴾[1]

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔''

(3) نماز میں اچھی طرح خشوع کی وجہ سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)) [2]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بھی مسلمان (جب) فرض نماز کا وقت پائے تو اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھے اور رکوع (وسجود اچھی طرح مکمل) کرے تو یہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، بشرطیکہ گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور یہ زندگی بھر ہوتا رہتا ہے۔''

(4) دعائے استفتاح کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا

[1] المؤمنون: ۱،۲۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه: 228(543)

يَا رَسُولَ اللّٰه، قَالَ: «عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے کسی آدمی نے کہا: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا" (اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، صبح وشام اللہ کی پاکی ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس طرح اور اس طرح کلمہ کہنے والا کون ہے؟" لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے تعجب ہوا! اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے جب سے اس (فضیلت) کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، ان کلمات کو پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔

5 دعائے استفتاح کو اوپر لے جانے میں فرشتوں کی مسابقت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْراً طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَي عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا»②

---

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام و القراءة: 601(1358) ② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة: 600(1357)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آ کر صف میں شامل ہو گیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا، اس نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ'' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ، پاکیزہ و بابرکت تعریفیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا: ''ان کلمات کو کہنے والا کون ہے؟'' تو لوگ خاموش رہے، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان کلمات کو کہنے والا کون ہے؟ اس نے کوئی حرج والی بات نہیں کہی۔'' تو ایک شخص نے کہا: میں پھولی ہوئی سانس کے ساتھ آیا تو (اسی حالت میں) یہ کلمات کہہ دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا وہ انہیں اوپر لے کر چڑھنے میں سبقت کر رہے تھے۔''

6 قراءت کے وقت خاموشی، اللہ کی رحمت کے نزول کا باعث ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ [1]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

7 نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ: ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾

[1] اعراف: ٢٠٤۔

قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِيْ، وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي۔ فَإِذَا قَالَ: ﴿اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ﴾ قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾ قَالَ: هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کیا ہے اور میرے بندے کے لیے وہی ہے جو وہ سوال کرے۔'' تو جب بندہ ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب: ﴿الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور جب ﴿مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے (ایک روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کہتا ہے:) میرے بندے نے اپنے معاملات مجھے سونپ دیے۔

جب ﴿اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہی ہے جو وہ سوال کرے۔ اور جب ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرے۔''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة...... 395(878)

الأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ. وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ» ①

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جبریل (علیہ السلام) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اپنے اوپر (آسمان سے) ایک آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو فرمایا: یہ فرشتہ زمین پر نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا، پھر اس نے (آ کر) سلام کیا اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نوروں کی خوشخبری ہو (جو کہ) آپ کو دیے گئے (اور) آپ سے پہلے وہ دونوں کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے، سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔ آپ ان دونوں میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو عطا کیا جائے گا۔

(8) نماز میں تین آیتوں کی تلاوت تین موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ» ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ جب اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹے تو تین بڑی

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ.....: 806(1877) ② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن في الصلاۃ و تعلمہ: 802 (1872)

اور موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، ہم سب چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا اپنی نماز میں تین آیات تلاوت کرنا تین موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“

9 قرآن مجید کے ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: ﴿الٓمٓ﴾ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ» ①

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآن سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیوں کی مثل ہے، میں یہ نہیں کہتا: ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ ”الف“ ایک حرف ہے ”لام“ ایک حرف ہے اور ”میم“ ایک حرف ہے۔“

10 امام کے پیچھے آمین کہنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین (کی آواز) فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

---

① إسناده حسن، سنن الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی ما قرأ حرفا من القرآن..... 2910، التاریخ الکبیر للبخاری: 1/ 216، ت: 279، مزید دیکھیے: سنن الدارمی: 4/ 2084، رقم: 3351۔ ② صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمین: 780، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التسبیح و التحمید و التأمین: 410(915)

(11) رکوع وسجود کی فضیلت

عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ، قَالَ: رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَتىً قَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ وَأَطْنَبَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَعرِفُ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَعْرِفُهُ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْ عَرَفْتُهُ لَأَمَرْتُهُ بِكَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَتَى بِذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَوُضِعَتْ عَلَى عَاتِقَيْهِ، فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْسَجَدَ... تَسَاقَطَتْ عَنْهُ» [1]

ابوالمنیب الجرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ طویل اور لمبی نماز پڑھ رہا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کون اسے جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں اسے جانتا ہوں، آپ نے فرمایا: اگر میں اسے جانتا تو اسے کثرت سے رکوع وسجود کا حکم دیتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''بلاشبہ جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے (تو) وہ اپنے تمام گناہوں کے ساتھ آتا ہے (جنہیں) اس کے دونوں کندھوں پر رکھ دیا جاتا ہے، پھر جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو اس سے (وہ گناہ) گر جاتے ہیں۔''

[1] إسناده صحيح،تعظيم قدر الصلاة للمروزي:٢٩٣،واللفظ له،حلية الأولياء: ٦/ ٩٩؛مسند الشامين للطبراني: ١/ ٩٧٢، ح: ٤٨٦؛ اس روایت کے دوسرے طریق میں لیے رکوع وسجو کا بھی ذکر ہے دیکھئے: صحيح ابن حبان: ١٧٣٤؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٠؛ وسنده حسن، وغير ذلك

فائدہ: افضل اور مستحب یہ ہے کہ رات کی نماز، یعنی تہجد میں طویل قیام اور رکوع وسجود کو بھی طویل کیا جائے۔ البتہ دن کی نفلی نماز میں کثرت سے رکوع وسجود ہونے چاہیے، دیکھئے: مختصر قيام الليل للمروزي، ص: ١٣٠؛ نیز دیکھئے: صحيح البخاري، ١١٢٣، ١١٣٥۔

(12) امام کے پیچھے "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو، کیونکہ جس کی بات (کلمات) فرشتوں کی بات سے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

(13) رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعا کی فضیلت

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟» قَالَ: أَنَا قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ» ②

سیدنا رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تو آپ کے پیچھے ایک شخص نے کہا: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا: "ان کلمات کو کہنے والا کون ہے؟" اس

① صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل: اللهم ربنا لك الحمد: 796، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التسبیح و التحمید و التأمین: 409(913)

② صحیح البخاری، کتاب الأذان، بابٌ 126: 799

آدمی نے جواب دیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو ان کا ثواب لکھنے میں جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون اسے پہلے لکھے؟''

(14) نمازی کے سجدوں کے نشانات کو آگ نہیں جلائے گی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ فِي حَشْرِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفِيْهِ: «حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُم وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ...» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والی لمبی حدیث میں فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحمت کا ارادہ فرمائے گا (تو) فرشتوں کو حکم دے گا کہ (ان لوگوں) کو جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نکال لاؤ، چنانچہ فرشتے اہل ایمان کو سجدے کے نشانات کے ذریعے سے پہچانتے ہوئے نکال لائیں گے، اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے والی جگہوں کو جلانا حرام کر دیا ہے تو وہ جہنم سے نکل آئیں گے، چنانچہ آگ ابن آدم کو سارے کا سارا جلا دے گی، سوائے سجدوں کے نشانات کے......''

① صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب فی فضل السجود: 806، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية: 182(451)

⑮ جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا، اللہ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِي قَالَ: لَقِيْتُ ثَوبَانَ مَولَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ: قُلْتُ: بِأَحَبِّ الأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ۔ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً» [1]

سیدنا معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ سے ملا اور ان سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتائیں کہ میں اس پر عمل کروں، تو اللہ مجھے جنت میں داخل کر دے۔ یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل کے بارے میں بتائیں تو وہ خاموش رہے، دوبارہ پوچھنے پر بھی خاموش رہے، پھر تیسری بار پوچھا تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال پوچھا تھا آپ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے زیادہ سے زیادہ سجدے کرو کیونکہ اللہ کے لیے تیرے ہر سجدے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔''

⑯ کثرت سے سجدے جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت کا باعث ہیں

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: «سَلْ» فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: «أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ؟»

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود و الحث عليه: 488(1093)

قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: «فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ» ①

سیدنا ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت کے لیے) رات آپ کے ہاں رہتا تھا، آپ کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضرورت کی چیزیں لاتا تھا۔ (ایک دن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''مانگ لو'' میں نے عرض کیا: جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے علاوہ کچھ اور؟'' میں نے کہا: بس یہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کثرت سجود کے ساتھ اپنے معاملہ میں میری مدد کرو۔''

(17) حالت سجدہ میں بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ» ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حالت سجدہ میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''

(18) تشہد کی فضیلت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه: (٤٨٩/١٠٩٤)
② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود: ١٠٨٣۔

الصَالِحِينَ۔ فإنَكُمْ إِذَ قَلتُمُوها، أصابتْ كُلَ عبدٍ لِلّٰهِ صالحٍ في السَمَاءِ وَالأَرْضِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ » [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: جبریل ومیکائیل پر سلامتی ہو، فلاں فلاں پر سلامتی ہو تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”بے شک اللہ ہی سلام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے «التَحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيكَ أَيُهَا النَّبِيُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَالِحِينَ » ”تمام قولی وبدنی ومالی عبادات صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی۔“ پس تم لوگ جب ایسے کہو گے تو زمین وآسمان میں موجود اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا۔ «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ »”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

19 تشہد میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا اور اس کے فضائل

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَجِيدٌ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب التشهد في الآخرة:٨٣١؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة: 402(٨٩٧)

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)) [1]

سیدنا ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہمیں یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ آپ پر کیسے سلام بھیجیں (لیکن) آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو:

((اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ))

''اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم پر بھیجی، بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمائی بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) [2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

(20) تشہد کے بعد کی ایک دعا جسے پڑھنے والا بخش دیا جاتا ہے

عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد: 406(908) [2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلى الله عليه وسلم بعد التشهد: ٤٠٨ (٩١٢)

الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰه الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغفِرَ لِيْ ذُنُوبِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ قَالَ: فَقَالَ «قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ» ثَلَاثًا۔[1]

سیدنا محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، جبکہ ایک آدمی نماز پوری کرنے کے بعد تشہد میں یہ دعا پڑھ رہا تھا:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ"

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی تجھ سے پیدا ہوا ہے، نہ ہی تیرا کوئی ہمسر ہے، تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ''اس کو بخش دیا گیا، اس کو بخش دیا گیا، اس کو بخش دیا گیا۔''

[1] إسناده صحيح، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد: 985، سنن النسائي، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر: 1302، مسند أحمد: 4/ 338، صحيح ابن خزيمة: 724، المستدرك للحاكم: 1/ 267۔

انیسواں باب

فرض نماز کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾ ①

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کے لیے ان کا اجران کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

نیز فرمایا:

﴿ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ ②

''لیکن ان میں سے وہ لوگ جو علم میں پختہ ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور جو خاص کر نماز ادا کرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں، یہ لوگ ہیں جنہیں ہم عنقریب بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔''

① البقرہ: ۲۷۷۔ ② النساء: ۱۶۲۔

اور فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ مَغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ﴾

''وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے مومن ہیں، انہیں کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی مغفرت اور باعزت رزق ہے۔''

ایک مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ﴾

''اوردن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی، بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کروتا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ﴾

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی خوب حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

نماز کی محافظت کے ذریعے سے مسلم مشرک اور منافق سے ممتاز ہوتا ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ» ①

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:
"بے شک مسلم بندے اور شرک وکفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑ دینا ہے۔"

امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
«لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ» ②
"اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو چھوڑ دیا۔"

امام عبداللہ بن شقیق العقیلی التابعی فرماتے ہیں:
كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. ③

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں سے کسی کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے، سوائے نماز کے۔

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے شک قیامت کے دن منافقوں کو مومنوں سے سجدوں کی وجہ سے جدا اور الگ کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ﴾
"جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدے کی طرف بلائے جائیں گے

① صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة: ٨٢ (٢٤٦) ② اسناده صحيح، الموطأ للمالك: ص، ٢٦؛ السنة لأبي بكر الخلال: ١٣٨٨؛ وسنده صحيح۔ ③ سنن الترمذي، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة: ٢٦٢٢؛ تعظيم قدر الصلاة: ٩٤٨؛ الإيمان لابن أبي شيبة: ١٣٧۔

تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت انہیں گھیرے ہوئے ہوگی۔"

اور مومن جب اپنے رب کو دیکھیں گے تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے اور منافقوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدے کا ارادہ کریں گے (لیکن) طاقت نہیں رکھیں گے، ان کے اور اس (سجدے) کے درمیان سزا وعقوبت حائل ہو گی، کیونکہ انہوں نے دنیا میں اللہ کے لیے سجدہ نہیں کیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ﴾ "حالانکہ انہیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا۔" یعنی دنیا میں ﴿وَهُمْ سٰلِمُوْنَ﴾ "جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔" ان کی پشتوں میں ایسا کچھ ظاہر کر دیا جائے گا جو ان کے اور سجدے کے دمیان حائل ہوگا۔"①

(1) پانچ نمازیں گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ! ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟» قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا» قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا»②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہائے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں، کسی قسم کا کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ

① تعظیم قدر الصلاة: ١/ ٢٩٦؛ نیز دیکھیے: صحیح البخاری: ٤٩١٩، ٧٤٣٩۔

② صحیح البخاري: كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة: ٥٢٨؛ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات: ٦٦٧ (١٥٢٢)

ان نمازوں کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَهُ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ۔ أَوْعَلَيْهَا۔ لَجَرِيءٌ۔ قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ...... [1]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے پوچھا: تم میں سے کون ہے جسے فتنے سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بڑے جرات مند ہو، تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آدمی کا فتنہ اس کے اپنے اہل وعیال، مال واولاد اور پڑوسی میں ہے اور ان کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے میں ہے۔۔۔"

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ﴾ (هود: ١١٤) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلِي هٰذَا؟ قَالَ: ((لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ)) [2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ﴾ "اور آپ نماز قائم کریں

[1] صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، ٥٢٥، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا...... ١٤٤ (٣٦٩) [2] صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة: 526، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب قوله تعالىٰ: (إن الحسنت يذهبن السيئات) 2763(7001-7004)۔

دن کے دونوں کناروں (صبح وشام) اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی۔'' تو اس شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میری پوری امت کے لیے ہے۔''

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَادُونَ أَنْ أَمَسَّهَا، فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَاشِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ، لَوسَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ، فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ (هود: ١١٤) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً» [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں مدینے کے ایک کونے میں ایک عورت سے الجھ گیا اور میں نے اس سے سب سے کچھ کیا، سوائے جماع کے، لہٰذا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو چاہیں حکم فرما دیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تیرے (گناہ) کو چھپایا تھا، اگر تو بھی خود کو چھپا لیتا (تو بہتر ہوتا) نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ شخص کھڑا ہوا کر چل دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا اور بلایا (پھر) یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ''اور دن کے

[1] صحيح مسلم كتاب التوبة، باب قوله تعالىٰ: ان الحسنات يذهبن السيئات، ح ٢٧٦٣ (٧٠٠٤)

دونوں کناروں میں نماز قائم کرو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی، بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں اور یہ یاد کرنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔" لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ اس کے لیے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اس کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔"

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى؛ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ)) [2]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے حکم کے مطابق مکمل وضو کرتا ہے تو فرض نمازیں ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں۔"

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ أَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ، وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ

[1] صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس..... ٢٣٣، (٥٥٠)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه: 231(547)

فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ، أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ؟)) قَالَ: بَلَى، يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟)) فَقَالَ نَعَمْ، يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ: ذَنْبَكَ)) [1]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ چکا ہوں (یعنی مجھ سے حد لگنے والا کام ہو گیا ہے) مجھ پر حد لگا دیں۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ چکا ہوں تو مجھ پر حد قائم کر دیں۔ آپ اس سے خاموش رہے، اس نے تیسری بار کہا: اتنے میں نماز کھڑی ہو گئی، جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ابوامامہ فرماتے ہیں: وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل دیا، میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا، تاکہ دیکھوں آپ اس آدمی کو کیا جواب دیتے ہیں؟ وہ آدمی رسول اللہ ﷺ سے ملا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ چکا ہوں تو مجھ پر حد لگا دیں۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟'' اس نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ہمارے ساتھ نماز میں بھی حاضر ہوئے ہو؟'' تو اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری حد یا تیرے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب قوله تعالى: ((إن الحسنت يذهبن السيئات)): ٢٧٦٥ (٧٠٠٧).

توحید کے بعد پانچ نمازوں کی حفاظت تمام اعمال کی قبولیت کی چابی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ» [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگیا۔ اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام ونامراد ہوگیا، اور اگر بندے کی فرض نمازوں میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو میرے بندے کے نامہ اعمال میں نفلی عبادات ہیں؟ تو نوافل سے فرائض کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا، پھر اسی طرح تمام اعمال کا معاملہ ہوگا۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے ذکر کردہ اور دیگر دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ بندے کے اعمال میں سے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا مگر نماز کے ساتھ۔ یہ اس کے نامۂ اعمال کی چابی ہے، اس کے منافع کا رأس مال (یعنی اصل مال) ہے اور منافع کا باقی رہنا بغیر رأس مال کے محال ہے۔ جب اس نے اسے ضائع کر دیا تو اس نے اپنے سارے اعمال ضائع کر دیے، اگرچہ وہ دوسرے اعمال مکمل صورت میں کر کے لائے۔''

[1] صحیح، سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب قول النبی ﷺ: کل صلاة لاتتمها صاحبها......: ٨٦٤؛ سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب جاء أن أول مایحاسب به العبد یوم القیامة الصلاة: ٤١٣؛ واللفظ له، مسند أحمد: ٦/ ٤٢٥؛ یہ روایت حسن بصری کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ثابت ہے، والحمدللہ، دیکھئے: سنن أبی داود: ٨٦٦؛ سنن ابن ماجه: ١٤٢٦؛ وسنده صحیح وغیر ذلك۔

مزید فرماتے ہیں: رہا اسے کلی طور پر ترک کر دینا تو اس کا کوئی عمل اس کے ساتھ قبول نہیں ہوگا، جیسے شرک کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا تو بے شک نماز اسلام کا ستون ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور اسی طرح تمام اُحکام وشرائع بھی جیسے کیل اور جڑ وغیرہ مضبوطی کا کام دیتے ہیں، اگر کسی محل کے عمود وستون ہی نہ ہوں تو اس کے دوسرے اجزاء ذرا بھی فائدہ نہ دیں گے، لہٰذا تمام اعمال کی قبولیت نماز کی قبولیت پر موقوف ہے، اگر نماز رد کر دی گئی تو سارے اعمال اس پر رد کر دیے جائیں گے۔"[1]

2 پانچ نمازوں کی پابندی جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ» [2]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "پانچ نمازیں اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں، جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان میں سے کسی کو ہلکا سمجھتے ہوئے نہیں چھوڑے گا تو اس کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا تو اس کے لیے اللہ کا کوئی عہد نہیں، چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو جنت میں داخل کرے۔"

[1] كتاب الصلاة لابن القيم، ص: ١٠٤، ١٠٧۔ [2] إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب فيمن لم يوتر: 1420، سنن النسائي كتاب الصلاة، باب لمحافظة على الصلوات الخمس: 462، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات باب ما جاء في فرض الصلوات، الخمس و المحافظة عليها: 1401، الموطا للمالك: 267، باب الأمر بالوتر، مسند أحمد: 5/ 315، 316۔ نیز دیکھیے: صحيح ابن حبان: 5/ 23، ح: 1732۔

③ نماز کو بر وقت پر ادا کرنا اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلٰی وَقْتِهَا» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ» ①

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔'' میں نے کہا: پھر کون سا عمل؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

④ نماز کی حفاظت کرنے والے کے لیے یہ نجات، نور اور برہان ہوگی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا، كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ» ②

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جو شخص نماز کی حفاظت کرے گا اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات ہوگی اور جو شخص اس کی حفاظت

① صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتھا: 527، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کو ن الأیمان باللہ تعالیٰ، أفضل الأعمال: 85(252) ② إسنادہ حسن، مسند أحمد: 2/ 169، مسند عبد بن حمید: 353، سنن الدارمی: 2724، شرح مشکل الآثار للطحاوي: 8/ 207، ح: 318، صحیح ابن حبان، 4/ 329، ح: 1467۔

نہیں کرے گا اس کے لیے نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات ہی ہو گی اور قیامت کے دن (اس کا حشر) قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔"

(5) پانچ نمازوں کی حفاظت فوز وفلاح کا سبب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ» ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز درست ہوئی تو کامیاب و کامران ہوگیا، اگر خراب ہوئی تو ناکام ونامراد ہو گیا۔ اور اگر بندے کی فرض نمازوں میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا: "دیکھو میرے بندے کے نامہ اعمال میں کچھ نفلی عبادت ہے؟ تو نوافل سے فرائض کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا، پھر اسی طرح تمام اعمال کا معاملہ ہوگا۔"

① صحيح، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب قول النبي ﷺ: كل صلاة لا يتمها صاحبها......: 864، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء أن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة: 413 و اللفظ له، مسند أحمد: 6/ 425، یہ روایت تو حسن بصری کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ثابت ہے۔ و الحمدللہ۔ دیکھیے: سنن أبي داود: 866 ؛ سنن ابن ماجه: 1426، وسنده صحيح و غير ذلك۔

6 نماز فجر اور عصر کی فضیلت

عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً۔ يَعْنِي الْبَدْرَ۔ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾(ق:٣٩) ①

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ نے رات کو چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے، جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمھیں اس (اللہ) کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ ہوگی، لہٰذا اگر تم طاقت رکھو تو آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے والی نماز پر کوئی چیز غالب نہ آنے دو تو تم ایسا ہی کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ ''اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ» ②

① صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر: 554، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح و العصر و المحافظة عليها:633(1434) ② صحيح البخاري ، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر: 555، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح و العصر و المحافظة عليها :632(1432)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور فجر وعصر کی نماز میں (آنے اور جانے میں) اکٹھے ہوتے ہیں، پھر تم میں رات گزارنے والے فرشتے (آسمان پر) چڑھتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ہم انہیں نماز کی حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں اور جب گئے تھے تب بھی وہ نماز کی حالت میں تھے۔''

عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ» ①

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) ادا کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔''

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» ②

سیدنا عمارۃ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نماز ادا کرے گا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔''

عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ

---

① صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة الفجر: 574، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح و العصر و المحافظة عليها: 635(1438)

② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح و العصر و المحافظة عليها: 634(1436)

قَبلَكُم فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيهَا كَانَ لَهُ أَجرُهُ مَرَّتَينِ، وَلَا صَلَاةَ بَعدَهَا حَتَّى يَطلُعَ الشَّاهِدُ» ① وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ

سیدنا ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز مخمص وادی میں پڑھائی، پھر فرمایا: ''بے شک یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر پیش کی گئی، لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا، جو شخص اس کی حفاظت کرے گا اسے دہرا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں۔ یہاں تک کہ ستارہ طلوع ہو جائے۔''

7 نماز عشاء اور فجر کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ: صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا...» ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سب سے زیادہ بھاری ہے۔ اگر انہیں ان کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ ضرور آئیں، اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔۔۔''

8 فجر اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے سے قیام اللیل کا ثواب

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها: 830(1927) ② صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء في الجماعة: 657، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة...... 651(1482) و اللفظ له.

يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ» ①

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز (بھی) باجماعت پڑھی تو گویا پوری رات قیام کیا۔''

⑨ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے والا اللہ کے عہد وامان میں ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ» ②

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی تو وہ اللہ کے عہد وامان میں ہے، لہٰذا تم ہرگز ایسا نہ بنو کہ تم سے اللہ تعالیٰ اپنے عہد وامان سے متعلق کوئی مطالبہ کرے، جس سے اللہ نے اپنے عہد کا مطالبہ کر لیا تو اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔''

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء و الصبح في جماعة :656(1491) ② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء و الصبح في جماعة : 657(1493)

بیسواں باب

نماز کے بعد کا ذکر

(1) ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاکَ؟» قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ» قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «تُسَبِّحُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً» قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ» (1)

(1) صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ: 843، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفته: 595(1347) و اللفظ له۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین فقراء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مالدار لوگ بلند درجات اور قائم رہنے والی نعمتیں پا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کیسے؟'' تو صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں، البتہ وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے، وہ گردنیں (غلام) آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے تم ان کے درجے کو پالو جو تم سے سبقت لے گئے ہیں اور اپنے بعد والوں سے بھی آگے بڑھ جاؤ؟ اور تم سے کوئی شخص افضل نہ ہوگا، سوائے اس کے جو تم جیسا عمل کرے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور بتلایئے، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نماز کے بعد ۳۳/ بار سبحان اللہ ۳۳/ بار الحمدللہ اور ۳۳/ بار اللہ اکبر۔'' ابوصالح کا بیان ہے: پھر مہاجرین فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ آئے اور عرض کیا: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی اس کو سن لیا تو وہ بھی ویسے ہی کرنے لگے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ، أَوْ فَاعِلُهُنَّ كُلَّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً)) ①

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**ہر فرض نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا کبھی محروم و نامراد نہیں ہوتا، ۳۳/ بار سبحان اللہ ۳۳/ بار الحمدللہ اور ۳۴/ بار اللہ اکبر کہنا۔**''

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفته: 596(1349)۔

یہ کلمات جنت میں داخلے کا سبب

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ» فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: قَالَ: «يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي مَنَامِهِ» يَعْنِي الشَّيْطَانَ، «فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ، وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا» ①

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو خصلتیں یا عادتیں، جن پر کوئی بھی مسلم بندہ ہمیشگی کرے تو جنت میں داخل ہوگا، وہ دونوں انتہائی آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں، ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہنا ہے۔ (پانچ نمازوں کے حساب سے) زبان پر تو ایک سو پچاس کلمات ہیں، جبکہ میزان میں پندرہ سو ہوں گے، اور جب بستر پر آئے تو چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر تینتیس (۳۳) دفعہ الحمدللہ اور تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ کہے تو یہ زبان سے ادا کرنے میں سو ہیں، جبکہ میزان میں ایک

① إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم: ٥٠٦٥؛ سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب منه: ٣٤١٠؛ سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات، باب مايقال بعد التسليم: ٩٢٦۔

ہزار ہوں گے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ان کلمات کو اپنے ہاتھ سے شمار کر رہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دونوں خصلتیں کیسے آسان ہیں کہ اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس شیطان اس کی نیند کے وقت آتا ہے تو وہ اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے ہی سلانے لگتا ہے اور اسی طرح نماز میں بھی آتا ہے تو اسے کوئی حاجت وضرورت یاد دلاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمات کہے۔''

(2) چند اذکار جو گناہوں کی مغفرت کا باعث ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» (1)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمدللہ اور ۳۳ دفعہ اللہ اکبر پڑھا تو یہ تعداد ننانوے ہوگئی، پھر سویں بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(1) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته: 597(1352)

③ فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والے اور جنت کے درمیان سوائے موت کے کچھ رکاوٹ نہیں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، لَمْ يَحُلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ » ①

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے (تو) اس کے اور جنت میں سوائے موت کے کوئی چیز حائل نہیں۔''

④ نماز فجر اور مغرب کے بعد ایک دعا پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ، حَتَّى يُمْسِيَ وَإِذَا أَمْسَى، فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ » ②

---

① إسناده حسن، السنن الكبرى للنسائي: 6/ 30، ح: 9928، نسخة أخرى : 9/ 44، الصلاة لابن حبان كما في إتحاف المهرة لابن حجر: 6/ 259، رقم: 6480، عمل اليوم و الليلة للنسائي..... 100، المعجم الكبير: 8/ 134، ح: 7532، الدعاء كلا هما للطبراني: 675، عمل اليوم و الليلة لابن السني : 1/ 177، ح : 125، بتحقيق الشيخ سليم الهلالي و غير ذلك ② إسناده صحيح، أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا صبح: 5077، سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء ، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح و إذا أمسىٰ : 3867 و اللفظ له، مسند أحمد: 4/ 60۔
فائدہ: ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھنے کی فضیلت کے لیے دیکھیے: صحیح البخاری: 6404، صحیح مسلم: 2693 اور اسی طرح جو سو مرتبہ پڑھے اس کی فضیلت کے لیے دیکھیے : صحیح البخاری: 3393، صحیح مسلم: 2691۔

سیدنا ابو عیاش الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے گردن (غلام) آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اگر شام کے وقت بھی اسی طرح کرے تو اسے یہی فضیلت حاصل ہو گی، یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔"

ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات پڑھنے کی اہمیت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: «أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ» ①

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

ایک دعا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سکھاتے جیسے کتابت سکھائی جاتی ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ

① إسناده حسن، سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب في الاستغفار: ١٥٢٣؛ سنن النسائي: كتاب السهو، باب الأمر بقراءة المعوذاتِ بعد التسليم من الصلاة: ١٣٣٧؛ مسند أحمد: ٤/ ٢٠١؛ یاد رہے یہاں معوذات سے مراد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہے اور جس روایت میں سورۃ الاخلاص کا ذکر ہے تو وہ سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ١١٤؛ ح: ٧٦٣٢؛ محمد بن ابراہیم ضعیف ہے۔ واللہ اعلم۔

الْبُخْلِ وَأَعُوذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُبِکَ مِنَ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ» ①

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات ایسے سکھاتے تھے جیسے کتابت سکھائی جاتی ہے: ''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ہم بے کار عمر (شدید بڑھاپے) کی طرف لوٹائے جائیں اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

① صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الدنیا: ٦٣٩٠۔

اکیسواں باب

مسجد میں بیٹھنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا

(1) جو نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ «لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ» ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تم میں سے کوئی آدمی نماز کا انتظار کرتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے، نماز کے علاوہ کوئی دوسری چیز اس کے اہل وعیال کی طرف لوٹنے میں مانع نہیں۔''

(2) نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ،

① صحيح البخارى، كتاب الاذن، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد: 659، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الصلاة المكتوبة في جماعة......: 649(1510)

اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، حَتّٰى يَنْصَرِفَ، أَوْ يُحْدِثَ » قُلْتُ: مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ۔ ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ نماز کی جگہ پر بیٹھا نماز کا منتظر رہتا ہے اور فرشتے کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف کردے، اے اللہ! اس پر رحم فرما حتی کہ چلا جائے یا بے وضو ہو جائے (روای کہتا ہے:) میں نے پوچھا: حدث کیا ہے؟ تو فرمایا: آواز سے یا بغیر سے ہوا خارج ہونا۔''

③ مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے پر اللہ فخر کرتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوا، هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى» ②

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، پھر کچھ لوگ (نماز پڑھ کر) واپس چلے گئے اور کچھ بیٹھے رہے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ اس قدر تیزی سے آئے کہ آپ کی سانس پھولی ہوئی تھی اور اپنے گھٹنوں سے کپڑا سمیٹے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ! تمہارا رب آسمان کے دروازوں

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الصلاة المكتوبة في جماعة...... 649(1509) ② إسناده صحيح، سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة: ٨٠١؛ مسند أحمد: ٢/ ١٨٦، ١٨٧۔

میں سے ایک دروازہ کھول کر فرشتوں کے سامنے تمہارا ذکر فخر سے کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: ''میرے ان بندوں کو دیکھو جو ایک فرض نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔''

4 نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ: ((أَلَا أَدُلُّكُم عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟...)) وَذَكَرَ فِيْهِ: ((...وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط (سرحد کی پاسداری) ہے۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ كَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَلَى كَشْحِهِ، تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ اللهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُومُ، وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الْأَكْبَرِ)) ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کے راستے میں اپنے دشمن پر سخت وار کر رہا ہو،

① صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره: 251 (587) ② إسناده ضعيف، مسند أحمد: 2/ 352، المعجم الأوسط للطبراني: 9/ 67، 68، ح: 8140، امام احمد رحمہ اللہ کی سند میں عبداللہ بن وہب المصری مدلس ہیں۔ دیکھیے (الطبقات الكبرى لابن سعد: 7/ 518) اور امام طبرانی رحمہ اللہ کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ سے بیان کرنے والے کامل بن طلحہ ہیں۔ ان کا ابن لہیعہ سے اختلاط سے قبل سننا ثابت نہیں اور وہ ابن لہیعہ سے منکر روایات بیان کرتے ہیں۔ دیکھیے: (السير للذهبي: 11/ 109) اسی طرح یحییٰ بن سلیم بن رباح کو سوائے امام امام ابن حبان کے کسی نے ثقہ نہیں کہا اور وہ فرماتے ہیں: یروی المراسیل۔ دیکھیے: (الثقات لابن حبان: 5/ 527)

فرشتے اس وقت تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے یا اٹھ نہ جائے اور وہ رباط اکبر (سرحد کی نگرانی) میں ہوتا ہے۔"

5 مسجد میں نماز کا انتظار کرنے والا اللہ کے نزدیک قیام اللیل کرنے والے کی مانند لکھا جاتا ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «الْقَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ» ①

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کا انتظار کرنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ گھر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک وہ نمازیوں ہی میں لکھا جاتا ہے۔"

6 اللہ نے مسجد کو لازم پکڑنے والوں سے رحمت اور پل صراط سے پار کرنے کا وعدہ کیا ہے

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ سَلْمَانُ إِلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہما: يَا أَخِي لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ «الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ كَانَ الْمَسَاجِدُ بُيُوتَهُ الرَّوْحَ، وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ» ②

① إسناده حسن، مسند أحمد: 4/ 159، ح: 17461، مسند أبي يعلى: 3/ 268، ح: 1747، صحيح ابن حبان: 2038 و اللفظ له، صحيح ابن خزيمة: 1492۔

② إسناده ضعيف، المعجم الكبير للطبراني: 6/ 254، 255، ح: 6143، مسند الشهاب للقضاعي: 73، حلية الأولياء لأبي نعيم: 6/ 176۔ صالح بن بشیر المری ضعیف ہے۔ دیکھیے: مجمع الزوائد: 2/ 22۔ اس کا ایک دوسرا طریق بھی ہے۔ دیکھیے: مسند البزار: 10/ 85، 86، و كشف الأستار: 1/ 217، 218، و سنده ضعيف۔ یہ روایت محمد بن واسع ⟸

امام ابوعثمان النہدی فرماتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ کر بھیجا: ''اے میرے بھائی! مسجد کو اپنا گھر بنالو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجدیں ہوں اللہ نے اس شخص کے لیے راحت، رحمت اور پل صراط پر سے گزرنے کی ضمانت لے رکھی ہے۔''

(7) جو شخص نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اس کے لیے مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم «مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ» قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ» (1)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے، پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے حتی کہ سورج نکل آئے اور اس کے بعد دو رکعتیں نماز ادا کرے تو اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔'' (راوی کا بیان ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل اور پورا پورا (اجروثواب ہے)۔''

==> اور ام درداء رضی اللہ عنھا کے درمیان انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اسی طرح مزید دیکھیے: المعجم الأوسط للطبراني: 8/ 73، وسندہ ضعیف۔ اسماعیل بن ابی خالد مدلس راوی ہیں لہٰذا یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔ واللہ اعلم۔ (1) إسناده ضعيف، سنن الترمذي، أبواب الجمعة، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد......: 586، أبو ظلال هلال بن أبی هلال ضعیف ہے۔ اس روایت کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔ دیکھیے: مجمع الزوائد: 10/ 106۔ واللہ اعلم۔ فائدہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح، و فضل المساجد: 670۔

بائیسواں باب

مسجد سے نکلنے کا بیان

جب آدمی مسجد سے نکلے تو کہے

«اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ» ①

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

① مسجد سے واپسی کے بھی قدم لکھے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَمْرٍو ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «مَنْ رَاحَ إِلَی مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، فَخَطْوَتَاهُ: خَطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً، وَخَطْوَةٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً، ذَاهِبًا وَرَاجِعًا» ②

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد کی طرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے نکلتا ہے تو اس کے دونوں قدموں کے بدلے میں آتے جاتے نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف کیا جاتا ہے۔''

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب مایقول إذ دخل المسجد: ۷۱۳ (۱٦۵۲)۔ ② إسنادہ حسن، صحیح ابن حبان: ۵/ ۳۸۷، ح: ۲۰۳۹؛ نیز دیکھئے: مسند احمد: ۲/ ۱۷۲۔ حیي بن عبداللہ المعافری جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وحسن الحدیث ہیں، لہٰذا بعض کا اسے ضعیف کہنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلاً أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ۔ أَوْ قُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ)) ①

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا اور میں کسی آدمی کو نہیں جانتا کہ وہ اس سے زیادہ مسجد سے دور رہتا ہو، جبکہ کوئی نماز اس سے نہیں چھوٹتی تھی۔ اسے کہا گیا: یا میں نے اس سے کہا: اگر تم ایک گدھا خرید لیتے تو رات کی تاریکی اور دھوپ میں سوار ہو کر آتے، تو اس شخص نے کہا: مجھے یہ (بھی) پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ میرے مسجد جاتے ہوئے اور میرے گھر واپس آتے ہوئے قدم لکھے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تیرے لیے یہ سب جمع کر دیا۔''

② جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے اللہ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) ②

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد: 663(1514)۔ ② صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد: 660، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة: 1031(2380)۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا امام (حکمران) اپنے رب کی عبادت میں جوانی گزارنے والا نوجوان، اور جس آدمی کا دل مساجد میں معلق رہتا ہے۔ ایسے دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، اسی لیے اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی کے لیے جدا ہوتے ہیں۔ وہ شخص جسے کسی خوبصورت اور منصب والی عورت نے دعوت گناہ دی لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹھکرا دی کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جس نے (اتنی) خاموشی سے صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ ہے۔

''وہ آدمی جس نے تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔''

تیئسواں باب

گھر میں داخل ہونے کا بیان

(1) گھر میں داخل ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوءِ، وَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوءِ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں نماز ادا کرو، یہ تمہیں گھر کی اندرونی برائیوں اور مصیبتوں سے بچائیں گی اور جب نکلو تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرو یہ بیرونی برائیوں اور مصیبتوں سے بچائیں گی۔''

(2) گھر میں داخل ہوتے وقت ''بسم اللہ'' کہنے سے انسان شیطان سے محفوظ رہتا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ

[1] إسناده ضعيف، مسند البزار: 15/ 187، ح: 8567، شعب الإيمان للبيهقي: 4/ 461، ح: 2814، المخلصيات لأبي طاهر المخلص: 3/ 412، ح: 2818۔ بکر بن عمرو المعافری کے شک کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے، کما تقدم ہے۔

لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ » وَفِي لَفْظٍ: «وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ...» ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے: اس گھر میں تمہارے لیے رات گزارنے کا نہ ٹھکانہ ہے اور نہ شام کا کھانا ہی ہے، لیکن جب گھر میں داخل ہوتے ہوئے بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا اور کھانا بھی۔'' اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں: ''اگر کھانا کھاتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے۔''

3 گھر میں داخل ہوتے وقت اہل وعیال کو سلام کرنے والے کا اللہ ضامن ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ» ②

① صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام و الشراب و أحكامهما: 2018(5262، 5263) ② إسناده صحيح ، سنن أبى داود، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر: 2494، الادب المفرد للبخارى: 1094، المستدرك للحاكم: 2/ 73، صحيح ابن حبان: 2/ 252، ح: 499، و اللفظ له۔ یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کا اللہ کا ضامن ہے، اگر زندہ رہے گا تو رزق سے نوازا جائے گا اور کفایت کیا جائے گا اور اگر فوت ہو گیا تو اللہ جنت میں داخل کرے گا: جو شخص گھر داخل ہوا تو سلام کیا وہ اللہ کے ضمن اور پناہ میں ہے۔ جو شخص مسجد کی طرف نکلا، اس کا ضامن اللہ ہے، جو شخص اللہ کے راستے میں نکلا اس کا ضامن اللہ ہے۔''

چوبیسواں باب

(فرض) نماز کے بعد سنن مؤکدہ کی حفاظت

1 سنن مؤکدہ

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ » ① رَوَاهُ التِّرْمِذِي مَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَعَدَّدَهَا: «أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ »

سیدہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو بھی مسلمان بندہ اللہ کے لیے دن ورات میں بارہ رکعات نفلی نماز (فرائض کے علاوہ) ادا کرے گا، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔''

سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: ''چار رکعات نماز ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔'' ②

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن: 728(1696) یہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔ ② إسناده حسن، سنن الترمذي، أبواب الصلاة ، باب ما جاء فيمن صلّى في يوم و ليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة و ماله فيه من الفضل: 414 و غير ذلك ۔ یہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔

2 ظہر کے بعد چار رکعات ادا کرنے کی فضیلت

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ» ①

سیدہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعتیں ادا کرے اللہ اس پر آگ (جہنم) کو حرام کر دیتا ہے۔''

① صحيح، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر، بابٌ آخر: 427 وغیرہ۔ یہ روایت اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ کما تقدم

پچیسواں باب

نماز جمعہ کے بعض فضائل

① نماز جمعہ کے لیے جانے والے پر اللہ آگ حرام کر دیتا ہے

عَنْ عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ، وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ» ①

عبایہ بن رفاعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے ملاقات میری ہوئی جبکہ میں جمعہ پڑھنے کے لیے جا رہا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کے دونوں پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوتے ہیں اللہ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔''

② نماز جمعہ ہفتے بھر اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ» ②

① صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب المشی الی الجمعۃ: 907۔

② صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس و الجمعۃ إلی الجمعۃ...... : 233(552)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، اگر کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)) ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غسل کر کے جمعہ کے لیے آتا ہے اور جتنی توفیق ہو نوافل ادا کرتا ہے، پھر خاموش رہتا ہے حتی کہ امام اپنے خطبے سے فارغ ہو جاتا ہے، پھر اس کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے بھی۔''

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى)) ②

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق خوب طہارت حاصل کرے، اپنے تیل میں سے تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو سے کچھ لگائے، پھر نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے، پھر نفلی نماز ادا کرے جو اس کے مقدر میں ہے اور جب امام بات کرے تو خاموشی سے سنے تو اس

① صحیح مسلم، کتاب الجمعة ، باب فضل من استمع و أنصت فی الجمعة: 857(1987) ② صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة: ۸۸۳۔

کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان تک کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

③ جمعہ کے لیے جانے والے کو ہر قدم کے بدلے میں ایک برس کے روزے اور قیام کا ثواب ہے

عَنْ أَوسِ بْنِ أَوسِ الثَّقَفِي رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ: أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا» ①

سیدنا اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح سے غسل کرے، پھر صبح سویرے پیدل مسجد جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب بیٹھے، پھر کان لگا کر خطبہ سنے اور کوئی لغویات وکام نہ کرے، اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔"

④ جمعہ میں پہلے آنے والوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا

① اسناده صحيح، سنن أبي داود ، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة: 345، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات ، باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة......: 1087، نیز دیکھیے: سنن الترمذي، أبواب الجمعة، باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة: 496، صحيح ابن خزيمة: 1767، صحيح ابن حبان: 2781، المستدرك للحاكم: 1/ 282۔

أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ المَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ» ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح نہاتا ہے، پھر (پہلی گھڑی ہیں) مسجد آتا ہے تو (گویا) اس نے اونٹ کی قربانی کی ہے اور جو شخص دوسری گھڑی میں آتا ہے تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی ہے اور جو تیسری گھڑی میں آتا ہے تو گویا اس نے سینگ دار دنبہ کی قربانی کی ہے اور جو چوتھی گھڑی میں آتا ہے تو گویا اس نے مرغی کی قربانی کی ہے اور جو پانچویں گھڑی میں آتا ہے، گویا اس نے انڈے کی قربانی کی ہے، پھر جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر غور سے خطبہ سننے لگتے ہیں۔“

⑤ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بیٹھنے کی ترتیب جمعہ کے دن سبقت کرنے والوں کے حساب سے ہوگی

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ رحمه الله قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَوَجَدَ ثَلَاثَةً وَقَدْ سَبَقُوهُ، فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ، الأَوَّلَ، وَالثَّانِي، وَالثَّالِثَ، ثُمَّ الرَّابِعَ ثُمَّ قَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيدٍ» ②

① صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة: 881، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب و السواك يوم الجمعة: 850۔ ② إسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات، باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة: 1094، المعجم الكبير للطبراني: 10/ 96، ح: 10013، السنة لابن أبي عاصم: 1/ 425، ح: 633، سلیمان بن مہران الاعمش مدلس ہیں۔ دیکھیے: طبقات المدلسين مع التعليقات شيخنا زبير على زئى رحمه الله: ص73۔

علقمہ بن قیس رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے نکلا تو تین آدمی سبقت لے جا چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: چوتھا اور چوتھا بھی دور نہیں ہوتا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ قیامت کے دن اللہ کے قریب جمعہ کے دن سبقت کے حساب سے بیٹھیں گے، پہلے جانے والے پہلے نمبر پر اس کے بعد جانے والے دوسرے نمبر پر، پھر اس کے بعد جانے والے تیسرے نمبر پر، پھر اس کے بعد جانے والے چوتھے نمبر پر، پھر فرمایا: چوتھا اور چوتھا بھی دور نہیں۔''

خاتمہ

یہ چند فضائل وثواب اس شخص کے لیے ہیں جسے اللہ رب العزت اذان ہوتے ہی اول وقت میں نماز پڑھنے اور اس پر پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

اور توفیق یافتہ شخص وہی ہے جو عمل کو مکمل اچھی طرح اور بہتر صورت میں انجام دینے کی کوشش کرے، پھر اللہ سے قبولیت کی دعا کرے اور اپنے عمل پر غرور میں مبتلا نہ ہو، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''غرور (فریب) میں مبتلا نہ ہو'' کیونکہ آدمی کو اپنے عمل کے قبول ہونے یا نہ ہونے کا علم نہیں اور قبولیت کی شرط تقوی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾① ''اللہ صرف پرہیز گاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔''

اسی لیے سلف صالحین عبادت میں محنت کیا کرتے تھے اور رد وعدم قبولیت کے بارے میں خوف زدہ رہتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ﴾②

''جو لوگ (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی دیتے ہیں تو اس طرح کہ ان کے دل خوفزدہ ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' کہ کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اے صدیق کی بیٹی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں (یہ سب) ان سے قبول نہ کیا جائے۔اللہ فرماتا ہے: ﴿أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾③

① المائدہ: ۲۷۔ ② المومنون: ۶۰۔ ③ المومنون: ۶۱۔

''یہی لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہ ان میں باہم سبقت کرنے والے ہیں۔ ①

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمل سے زیادہ اس کے قبول ہونے کا اہتمام کرو، کیونکہ کوئی عمل بغیر تقویٰ کے قبول نہیں ہوتا۔ ②

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک نماز قبول فرمالی ہے تو یہ میرے لیے دنیا جہان سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المائدہ: ٦٧) ''اللہ صرف پرہیز گاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔'' ③

امام ہشام بن یحییٰ غسانی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک بھکاری سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے

① حسن، سنن الترمذي، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة المؤمنين: 3175، سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب التوقي على العمل: 4198، مسند أحمد: 6/ 159، المستدرك للحاكم: 2/ 394، 395، شعب الإيمان للبيهقي 2/ 214، ح: 214۔ اس سند میں عبدالرحمن بن سعید بن وهب اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع ہے۔ (دیکھیے: المراسيل لابن أبي حاتم: ص 127) لیکن اس کا ایک حسن لذاتہ شاہد المعجم الاوسط للطبراني: (4/ 571، ح: 3977) میں موجود ہے۔

ابواشہب جعفر بن حیان فرماتے ہیں: میں نے امام حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ﴾ (المومنون: ٦٠) سے مراد وہ لوگ ہیں جو نیک اعمال کرتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ یہ نیک اعمال انہیں اللہ عزوجل کے عذاب سے نجات نہیں دے سکتے۔''

الزهد للوكيع: ١٥٣؛ الزهد لأحمد: ١٦٣٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٢/ ٢١٤، رقم: ٧٤٨، وسنده صحيح۔

② الإخلاص و النية لابن أبي الدنيا: 10 وسنده ضعيف۔ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن أبي رواد مدلس اور جمہور کے نزدیک ضعیف ہے اور اس کے والد اور سیدنا علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

③ تفسير ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير: 5/ 166، و سنده ضعيف۔ تمیم بن مالک المقری کی ثقاہت سوائے ابن حبان کے نہیں مل سکی۔ و اللہ اعلم۔

اپنے بیٹے سے کہا: اسے ایک دینار دے دو، تو بیٹے نے ان سے کہا: اے ابا جان! اللہ آپ سے قبول فرمائے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے میرا ایک سجدہ یا ایک درہم صدقہ قبول فرمالیا ہے تو موت میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کن سے قبول فرماتا ہے؟ ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المائدہ: ٥/ ٢٧) ''اللہ صرف پرہیز گاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔''[1]

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر مجھے پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک رائی کے دانے کے برابر نیکی قبول فرمالی ہے تو یہ میرے لیے دنیا جہان سے بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المائدہ: ٢٧) ''اللہ صرف پرہیز گاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔''[2]

امام ہمام بن یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عامر بن عبداللہ اپنی بیماری جس میں وہ فوت ہوئے شدید رو رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: اے ابوعبداللہ! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی ایک آیت لوگوں نے کہا: کون سی آیت؟

فرمایا: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ ''اللہ صرف پرہیز گاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔''[3]

① التمهيد لابن عبد البر: 4/ 256، نسخة أخرى: 4/ 254 ، و سنده ضعيف جداً۔ محمد بن عيسى بن رفاعة الأندلسي متهم بالكذب ہے۔

② الإخلاص و النية لابن أبي الدنيا: 20، الزهد لابن المبارك (زوائد نعيم بن حماد):78، حلية الأولياء: 2/ 17، و سنده ضعيف۔ رشدین بن سعد ضعیف راوی ہے۔ نیز عبید بن عمرو الأصبحی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ واللہ اعلم۔ ③ كتاب المحتضرين لا بن أبي الدنيا : 179، تاريخ دمشق: 33/26، کی سند میں موجود عمر بن الحسین یا محمد بن الحسین کی تعدیل وتوثیق معلوم نہیں ہو سکی۔ واللہ اعلم۔

امام مالک بن دینار رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عمل کے قبول نہ ہونے کا خوف عمل سے زیادہ بھاری ہے۔ ①

امام عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اسلاف کو نیک عمل میں محنت کرتے ہوئے پایا، جب وہ عمل کر لیتے تو انہیں غم لاحق ہو جاتا کہ پتہ نہیں قبول ہوا یا نہیں؟ ②

میں (مؤلف) کہتا ہوں: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے عمل کی قبولیت کے لیے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، دیکھیں ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کر رہے ہیں اور اللہ سے قبولیت کا سوال کر رہے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (۲/ البقرہ: ۱۲۷) ''اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (اور دعا کر رہے تھے) اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ نیکی) قبول کر لے بیشک تو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔'' مزید دیکھیے: (صحیح البخاری: ۳۳٦٤)

امام وھیب بن الورد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ﴿وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ''اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (اور دعا کر رہے تھے) اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ نیکی) قبول کر لے بیشک تو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔'' کی تلاوت کی، پھر روتے ہوئے فرمایا: اے رحمٰن کے خلیل! تو رحمٰن کے گھر کے ستونوں کو بلند کر رہا ہے اور خوف زدہ ہے کہ کہیں قبول نہ ہو۔ ③

① حلية الأولياء: 2/ 377، اس سند میں بہت سے مجاہیل جمع ہیں۔ واللہ اعلم۔ ② لطائف المعارف لابن رجب الحنبلي، ص: ۲۰۹؛ اس قول کی سند نہیں ملی۔ واللہ اعلم

③ تفسیر ابن أبي حاتم: 1/ 233، نیز دیکھیے: تفسیر ابن کثیر: 2/ 77، محمد بن یزید بن خنیس المکی مدلس ہیں۔ لیکن (حلية الأولياء لأبي نعيم: 8/ 149) میں حسن سند کے ساتھ وھیب بن الورد رحمہ اللہ ہی کا اسی مفہوم کا تفصیلی واقعہ موجود ہے۔ والحمد للہ۔

امام ثابت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امام مطرف بن عبداللہ الشخیر رحمہ اللہ کہتے تھے کہ اے اللہ! میری ایک دن کی نماز ایک دن کا روزہ قبول فرمالے اور میری ایک نیکی لکھ لے، پھر تلاوت کرتے تھے: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المائدہ: ٦٧) ''اللہ صرف پرہیزگاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔''①

میں خود اپنے لیے اور آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے اخلاص، قبولیت اور، حسن عمل کا سوال کرتا ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

① مصنف ابن أبي شيبة: 12/ 343، ح: 3613، حلية الأولياء: 2/ 207،208۔ وسنده صحيح۔

مِشکوٰۃ المصابیح

مع الإکمال في أسماء الرجال

تالیف

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ: ابو انس محمد سرور گوھر
نظرثانی: شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
تحقیق و تخریج: حافظ زبیر علی زئی

نمایاں خصوصیات

- ❊ مختصر مگر جامع تخریج
- ❊ صحت وسقم کے اعتبار سے روایات پر حکم
- ❊ آسان فہم ترجمہ ❊ تین جلد میں دو مختلف اڈیشن
- ❊ پہلی بار الإکمال في أسماء الرجال کا مکمل ترجمہ اور تحقیق

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

هدیۃ المصلین

المعروف

فضائلِ نماز

مکتبہ اسلامیہ

MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

/maktabaislamia1 maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com